عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۰ ۔ شمارہ نمبر ۲

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جذبۂ جہاد ہی
ہماری قومی سلامتی کا
ضامن ہے

سنہری مواقع

1947ء کے ہولناک دور میں
انسانیت نوازی کا ایک واقعہ

وہ صحرا نشین کیا تھے....

قادیانیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے

جعلی نبی کی جعلی اُمت کا
جعلی دھندہ

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

بیوی کے انتقال کے بعد دوسری شادی

منور مرزا جمال ۔ کراچی

س: اگر کسی کی بیوی کی طبعی موت واقع ہو جائے تو وہ کتنے دن بعد دوسری شادی کر سکتا ہے؟ کیا اس کے لیے اس کو اپنی اولاد سے اجازت لینا ضروری ہے؟ اگر اس کے بچے جوان، بالغ ہوں۔ اپنے باپ کی شادی کی کسی بلا شرعی جواز مخالفت کریں تو باپ کو کیا کرنا چاہیے۔

جواب: بیوی کے انتقال کے بعد جب چاہے دوسری شادی کر سکتا ہے۔ اس کے لیے انتظار کی کوئی میعاد نہیں۔ باپ کو شادی کی ضرورت ہو تو اولاد کو مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔

شوہر کا بیان لیے بغیر عدالت خلع کا فیصلہ نہیں کر سکتی

س: بغیر شوہر کی عدالت میں حاضری اور اس کا نقطہ نظر معلوم کیے بغیر کیا عدالت یکطرفہ طور سے خلع دے سکتی ہے اور ایسے یکطرفہ خلع کی شرعاً حیثیت کیا ہوگی۔ نیز یکطرفہ موقف سن کر عدالتی خلع حاصل کر کے کیا کوئی خاتون دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

جواب: شوہر کا بیان سنے بغیر عدالت خلع کا فیصلہ نہیں کر سکتی اور اگر وہ ایسا فیصلہ کر دے تو یہ فیصلہ شرعاً کالعدم ہوگا۔ بیوی بدستور شوہر کے نکاح میں رہے گی۔ اور شرعاً اس کو دوسری جگہ نکاح کرنا جائز نہیں ہوگا۔

بیوی کو اکیلے چھوڑ کر باہر سفر کرنا

ایک صاحب، کراچی

س: میں اپنی بیوی کو دینی تعلیم دلانا چاہتا ہوں مگر میری بیوی کو تین مہینے کا حمل ہے اور اب چوتھے مہینے میں داخل ہو رہی ہے تو کیا میری بیوی اسلامی اسکول میں داخلہ لے سکتی ہے۔ میں اپنی بیوی کو اسلامی مدرسے میں ہوسٹل برائے دینی تعلیم خواتین کے لیے میں داخل کرانا چاہتا ہوں مگر مجھے معلوم نہیں ہے کہ داخلہ کیسے ہوتا ہے اور کیا حمل والی عورت دینی تعلیم حاصل کر سکتی ہے یا کہ نہیں چونکہ جب میں اپنی بیوی کو داخل کرونگا تو میں برائے ملازمت بیرونی ملک میں چلا جاؤنگا اور میری بیوی اگر اکیلی رہے گی تو کیا میری بیوی کا اولاد پیدا ہوتے وقت کوئی مدد کرے گا یا کہ نہیں، ظاہر بات ہے کہ کراچی میں جب میں بیوی کو ہاسٹل برائے دینی تعلیم میں تو میری بیوی کے پاس کوئی رشتہ دار نہیں ہوگا۔

جواب: بیوی کو اکیلے چھوڑ کر بیرون ملک جانے کا مشورہ آپ کو نہیں دے سکتا۔ اس کو اپنے پاس رکھیں اور یہیں رہ کر جو ذریعہ معاش نظر آئے اس کو اختیار کریں۔

بیوہ جو زکوٰۃ کی مستحق نہیں

س: ایک بیوہ عورت ہے جس کی چار لڑکیاں ہیں اور ایک لڑکا ہے اور اس بیوہ عورت کی کرائے پر لیا ہوا ایک مکان ہے۔ اس دکان کا ڈپازٹ تیس ہزار روپے دیے ہوئے ہیں اور اسے اس دکان سے ہر مہینے پندرہ سو روپے کی بچت ہوتی ہے اور اس کے پاس سات تولے سونا بھی ہے اور اس کے گھر کا خرچ ہر ماہ بائیس سو روپے ہے اور اسے دکان سے ۱۵۰۰ روپے کی بچت ہوتی ہے اگر وہ دکان میں ۲۲۰۰ روپے اٹھاتی ہے تو اسے ہر ماہ سات سو روپے کا دکان میں نقصان ہوتا ہے۔ آپ سے یہ مسئلہ پوچھنا ہے کہ اس نقصان سے بچنے کے لیے اگر اس بیوہ کو زکوٰۃ میں سے ۷۰۰ روپے ہر ماہ دیے جائیں کیا اس بیوہ عورت پر زکوٰۃ جائز ہے یا نہیں۔

جواب: جب تک اس کے پاس سونا ہے، وہ زکوٰۃ کی مستحق نہیں۔ اگر یہ سونا بچیوں کے نام کر دے تو اس کے پاس تیس ہزار روپے کی رقم بھی ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ سونا اور یہ رقم بچیوں کے نام کر دے تو اس کو زکوٰۃ دینا صحیح ہوگا۔

رضاعی پھوپھی کی لڑکی سے نکاح نہیں ہو سکتا

محمد یعقوب میمن ۔ کراچی

س: میری پھوپھی صاحبہ کا دودھ بچپن میں ایک بار میں نے بے خیالی میں یعنی ڈیڑھ سال کی عمر میں پیا ہے کیا میں اپنی پھوپھی صاحبہ کی لڑکی سے شادی اسلامی لحاظ سے کر سکتا ہوں یا نہیں۔

جواب: جس پھوپھی کا دودھ آپ نے پیا ہے، وہ آپکی رضاعی ماں بن گئی اور اس کی اولاد آپ کے رضاعی بھائی بہن بن گئے، اس لیے اس پھوپھی کی کسی لڑکی سے آپ کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

قربانی کے جانور کا مسئلہ

س: گذارش ہے کہ عید الضحیٰ کے موقع پر مختلف اداروں کی جانب سے قربانی میں حصے داری کی دعوت دی جاتی ہے اور فی حصہ کے لیے مختلف اداروں کی جانب سے مختلف رقوم کا اعلان کیا جاتا ہے جبکہ اعلان کرنیوالوں کے پاس اعلان کرتے وقت جانور موجود نہیں ہوتے۔ کیا شرعی لحاظ سے یہ طریقہ صحیح ہے

جواب: جتنے کے جانور آئیں گے اس کے حساب سے حصہ لگایا جائیگا اور باقی رقم واپس کر دی جائیگی ۔ یہ جائز ہے۔

نصاب زکوٰۃ

اعجاز احمد ۔ کوئٹہ

س: میری شنید تھی کہ زکوٰۃ ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی پر لاگو ہے۔ ایک صاحب اپنی ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر سونے کی مقدار کم ہے مگر اس سے

باقی صفحہ ۶ پر

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

۲۶ ذوالقعدہ تا ۲ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۷ تا ۱۳ جون ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۱۰ | شمارہ نمبر ۳

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱	آپ کے مسائل اور ان کا حل	۲
۲	نظم	۴
۳	جعلی نبی کی جعلی امت (اداریہ)	۵
۴	شہر کا مرقع	۷
۵	جذبۂ جہاد ہی ہماری قومی سلامتی کا ضامن ہے	۹
۶	وہ صحرا نشین کیا تھے	۱۰
۷	سیدنا حضرت سلمان فارسیؓ	۱۱
۸	غیر اسلامی اخلاق قرآن و سنت کی روشنی میں	۱۲
۹	معاشرتی بدحالی جرائم میں بے پناہ اضافہ	۱۳
۱۰	۱۹۷۴ء کے ہولناک دور کا ایک واقعہ	۱۵
۱۱	عریانی و فحاشی کا سیلاب	۱۶
۱۲	والدین کے سلوک اور اس کا انجام	۱۷
۱۳	جھوٹ، غیبت اور چغل خوری (قسط ۲)	۱۹
۱۴	قادیانیوں کو احمدی کہنا کفر ہے	۲۱

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: قادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۲ مدینہ ٹاؤن کراچی

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ
سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۳۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

نظم

بن کے رحمت زمانے پہ چھائیں گے ہم
غم اُٹھائیں گے اور مسکرائیں گے ہم

خود بچیں گے بُرائی سے اوروں کو بھی !
ہو سکے گا تو اس سے بچائیں گے ہم

بھول بیٹھے ہیں جو مقصدِ زندگی !
یاد ان کو فرائض دلائیں گے ہم

غم نہیں سُننے والوں کو کڑوی لگے !
بات حق کی برابر بتائیں گے ہم

دل محبت سے جیتیں گے سب کا مگر
دل نہ ہرگز کسی کا دکھائیں گے ہم

صرف تنہا صداقت کی رہ کیوں چلیں
اپنے ہمراہ اوروں کو لائیں گے ہم

آرزو ہے یہی خالقِ دو جہاں
تیری خاطر سبھی کچھ لٹائیں گے ہم

جعلی نبی کی جعلی اُمت کا جعلی دھندہ

گزشتہ سے پیوستہ ہفتہ کے شمارہ ختم نبوت میں آپ نے یہ خبر پڑھی ہوگی کہ پاسپورٹ سیل نے ایک گروہ کو گرفتار کیا ہے جس نے یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ

- وہ اب تک چھ ہزار قادیانیوں کو جرمنی بھیج چکا ہے۔
- اس کا معاوضہ ڈھائی لاکھ روپے فی کس لیا گیا ہے۔
- ملزم ظفر احمد ظفر فیصل آباد کا رہنے والا ہے۔
- وہ اپنی بیوی کے پاسپورٹ پر بھی متعدد عیاش (قادیانی) لڑکیوں کو جرمنی بھیج چکا ہے۔
- مذکورہ ملزم پی آئی اے میں ملازم ہے اور آج کل چھٹیوں پر تھا۔
- دوسرا ملزم جمیل ارشد پاکستان اسٹیل میں بحیثیت اسسٹنٹ منیجر پروٹوکول ملازم ہے۔
- یہ ملزم لاؤنج سے اصل کاغذات لاکر ظفر کو واپس کرنے کے پانچ ہزار روپے فی پاسپورٹ لیتا تھا۔
- جو قادیانی پاکستان سے جرمنی پہنچے ہیں انہوں نے وہاں سیاسی پناہ کی درخواست دی ہے۔

اس سے قبل بھی متعدد خبریں شائع ہو چکی ہیں اور اب ایف آئی اے نے جو کیس پکڑا ہے یہ بہت بڑا کیس ہے۔ تنہا ملزم ظفر یا دوسرے ملزم جمیل کا کارنامہ نہیں ہو سکتا۔ یقیناً اس کیس کے پس منظر میں بڑے بڑے افسروں کی سازش کارفرما ہے۔ ہمارا خیال ہے اگر ایف آئی اے اس میں ملوث نہیں ہے جیسا کہ خبر میں اعتراف کیا گیا ہے تو پھر ہم یہ کہنے کے حق بجانب ہیں کہ اس میں پی آئی اے کے بعض افسران ملوث ہیں جو سوچے سمجھے منصوبے کے تحت قادیانیوں کو بیرون ملک بھجوا رہے ہیں۔

قادیانیوں کا موجودہ پیشوا مرزا طاہر ربوہ سے راتوں رات لندن بھاگا۔ ربوہ سے لے کر کراچی تک لائن ملی ہوئی تھی اس لیے اسے بھاگنے میں کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آئی جبکہ عام حالات میں کوئی شخص بذریعہ بس سرحد، پنجاب یا بلوچستان سے کراچی کا سفر کرتا ہے تو اس کی متعدد چیک پوسٹوں پر تلاشی لی جاتی ہے۔ اس سے شناختی کارڈ طلب کیا جاتا ہے اور سامان کی بھی تلاشی لی جاتی ہے۔ لیکن مرزا طاہر مسلح افراد کے ہمراہ ربوہ سے کراچی آیا تو کسی نے نہ کاغذات دیکھے نہ تلاشی لی بلکہ سبز جھنڈی دکھا دی۔ ظاہر ہے کہ افسران بالا کی سازش اور منصوبے کے تحت ہی ایسا ہو رہا تھا۔ پھر وہ ایئر پورٹ پر پہنچا ہوائی جہاز میں سوار ہوا پھر بھی اس کے کاغذات نہیں دیکھے گئے۔ مرزا طاہر کے کیس سے ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ پی آئی اے میں پہلے سے موجود جو قادیانی بھیڑیے چلے آ رہے ہیں ان کی ملی بھگت سے قادیانی جعلی پاسپورٹوں پر جرمنی گئے ہیں۔

جرمنی ہو یا کوئی اور دوسرا ملک جہاں بھی قادیانی جاتے ہیں وہ ملک کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں پاکستان کے خلاف گھناؤنا پروپیگنڈہ کرنے کے علاوہ انتہائی گندے کاروبار کرتے ہیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت میں ایسی رپورٹیں شائع ہو چکی ہیں کہ وہ خنزیر کا گوشت فروخت کرتے ہیں شراب بیچتے ہیں۔ اوباش اور عیاش لڑکوں اور لڑکیوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے بڑے بڑے ہوٹل خریدے ہوئے ہیں۔ اسی رقم سے قادیانیت کی تبلیغ ہوتی ہے اور یہی رقم رائل فیملی اور اس کے اوباش سربراہ مرزا طاہر کی عیاشیوں اور بدمعاشیوں پر خرچ ہوتی ہے۔

بہرحال قادیانیوں نے یہ جعل سازی کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس سے پاکستان کو بدنام کرنا مقصود ہے۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ حکومت ان کی جعل سازیوں اور دھوکہ بازیوں کو دیکھنے کے باوجود کوئی ایکشن نہیں لے رہی اور کوئی ایکشن لیا بھی جاتا ہے تو وہ چند دنوں بعد رہا ہو کر دوبارہ یہی کاروبار شروع کر دیتے ہیں کیونکہ انہیں (جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں) سرکاری اداروں خصوصاً پی آئی اے میں اثر و رسوخ حاصل ہے۔ آخر جن افسروں کی پشت پناہی سے قادیانی جعل سازی کا دھندہ کر سکتے ہیں وہ افسر انہیں رہائی بھی دلا سکتے ہیں۔ اب تک جتنے بھی

اس قسم کے کیس ہوئے اور ان میں جن قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا وہ کھلے بندوں آزاد پھر رہے ہیں۔

ہمارے خیال میں قادیانیوں کو جعل سازی اور دھوکہ بازی سے بیرون ملک جانے اور وہاں پاکستان کی بدنامی کا باعث بننے سے روکنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس طرح ایران میں بابیوں اور بہائیوں کو خلاف قانون قرار دے کر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ قادیانیوں کو بھی اسی طرح خلاف قانون قرار دیا جائے اور انہیں ملک سے نکال دیا جائے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی حج بیت اللہ کیلئے روانگی

روانگی سے قبل آپ نے زیر تعمیر مسجد باب الرحمت اور دفاتر ختم نبوت کا معائنہ فرمایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت خواجہ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم حج بیت اللہ شریف کے لیے روانہ ہو گئے۔ قبل ازیں حضرت الامیر مدظلہ الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی خصوصی دعوت پر جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش تشریف لائے۔ جب آپ یہاں پہنچے تو جناب باوا صاحب کے علاوہ عالمی مجلس کراچی کے ممتاز قائدین اور ہفت روزہ ختم نبوت کے انچارجین حضرت مولانا منظور احمد الحسینی سب ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت و حضرت مولانا محمد انور فاروقی مولانا ریاض الحق صاحب، ہفت روزہ ختم نبوت کے سرکولیشن منیجر رانا محمد انور، خوشنویس محمد آرٹسٹ انچارج شعبہ کتابت، مولانا مقبول احمد خطیب مسجد ہذا اور دفتر کے دیگر عملے کے ارکان و خادمین جن میں محمد شبیر خان جدون، میاں اللہ وارث صاحب اور خادم محمد حنیف کے علاوہ آپ کے عقیدت مندوں نے کثیر تعداد میں آپ کا شاندار خیر مقدم کیا۔ آپ نے زیر تعمیر مسجد باب الرحمت اور زیر تعمیر دفاتر ختم نبوت کا معائنہ فرماتے ہوئے دلی مسرت کا اظہار فرمایا اور زیر تعمیر منصوبے کو دیکھ کر باوا صاحب سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا منصوبہ بہت اونچا ہے۔ جناب باوا صاحب نے دعوت دی کہ دفاتر کی مکمل تعمیر کے بعد آپ جب بھی کراچی تشریف لائیں تو آپ کا قیام یہیں ہوگا۔ آپ نے انشاء اللہ کہہ کر دعوت کو قبول فرمایا۔ نماز عصر آپ نے یہیں ادا فرمائی اور مسجد و دفاتر کی جلد تکمیل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی کے لیے طویل دعا فرمائی۔ نماز عصر کے بعد جناب باوا صاحب نے حضرت الامیر کے اعزاز میں عصرانہ دیا۔ آپ کے ہمراہ جناب محترم صاحبزادہ محمد عابد صاحب کے علاوہ دیگر عقیدت مند اور آپ کے میزبان بھی شامل تھے۔

(رپورٹ: محمد انور فاروقی جنرل سیکرٹری عالمی مجلس کراچی)

بقیہ، آپ کے مسائل۔

چاندی کا نصاب پورا ہو جاتا ہے تو کیا زکوٰۃ لاگو ہو جاتی ہے تو پھر سونے کی ۷ تولہ مقدار کا تعین چہ معنی دارد۔ مزید عرض ہے کہ روپے کی زکوٰۃ کی مالیت کیا ہے جس رقم کے سال بھر پڑے رہنے سے زکوٰۃ واجب آتی ہے۔ اس کی کوئی حد تو ہوگی۔ دو ہزار تین ہزار یا اس سے کم رقم بھی پڑی رہے تو واجب زکوٰۃ ہو سکتی ہے۔ وضاحت فرمائیے۔

جواب: اگر کسی کے پاس صرف سونا ہو اس کے پاس چاندی، نقد روپیہ پیسہ اور مال تجارت نہ ہو تب تو سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ہے۔ اور اگر سونے کے ساتھ چاندی یا نقد روپیہ پیسہ یا مال تجارت بھی ہو، اور سب کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ روپے کا نصاب بھی چاندی کی مالیت سے مقرر کیا جائیگا۔ اگر اتنے روپے ہوں کہ ان سے ساڑھے باون تولے چاندی خرید سکیں تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ ورنہ نہیں۔

س: دور حاضر میں تعویزات اور دم درود کا کاروبار اپنے عروج پر ہے۔ بعض حضرات نے تعویذ کرنے اور دم کرنے کو اپنا ذریعہ معاش بنا رکھا ہے۔ کیا اس کاروبار اور پیشے پرستی کا قرآن و حدیث سے کوئی جواز ہے جبکہ مذکورہ حضرات کا کہنا ہے کہ لوگوں کو ہم سے فائدہ ہوتا ہے تو وہ خوشی سے دیتے ہیں۔ ہم کسی کی جیب سے نہیں نکالتے۔ بعض حضرات کو فائدہ ہوتا ہے وہ نقدی کے علاوہ جانور وغیرہ بھی چھوڑ جاتے ہیں۔ کوئی دنبہ دے رہا ہے تو کوئی بکرا۔ مرغ وغیرہ کا چڑھاوا تو عام ہے۔ اگر عہد نبوی یا صحابہؓ کے دور میں بھی یہ ہدیہ جائز رہا ہے یا نہیں۔

جواب: حدیث میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک قبیلے کے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا تھا۔ ایک صحابی نے اس کو سورہ فاتحہ کا دم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا فرمائی۔ انہوں نے اس کے بدلے میں ان صحابی کو کچھ بکریاں دیدیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز رکھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دم درود کرکے یا تعویذ دے کر معاوضہ لینا جائز ہے

سنہری مواقع

سید شبیر حسین شاہ زاہد، اسلام آباد

بعض لوگوں کے نزدیک "سنہری مواقع" وہ ہوتے ہیں جن لمحات میں وہ کوئی خوشی حاصل کریں۔ مثلاً مال و دولت کا حصول، ذریعہ روزگار کا حصول، خوشحالی، کامیابی، ترقی، شادی، اولاد اور دوسری متعدد خوشیاں بعض لوگوں کے نزدیک علم و فن میں کامیابی اور شہرت و ناموری میں کمال جن اوقات میں حاصل ہو وہی اوقات ان کے لئے سنہری مواقع ہوتے ہیں، بہت سے لوگ بخشش اور مغفرت کے مواقع اور اجابتِ دعا کے لمحات کو سنہری مواقع گنتے ہیں، کئی حضرات کے نزدیک ماہِ صیام کے تیس دن "سنہری مواقع" ہوتے ہیں، بہت سے شب برأت اور اکثریت کے نزدیک لیلۃ القدر میں شامل لمحات سنہری مواقع کے ضمن میں گنے جاتے ہیں۔

مضمون زیر عنوان میں ان چند سنہری مواقع کی نشاندہی کی گئی ہے جو خدا اور اس کے رسول ؐ نے ہمیں مہیا کئے ہیں جن کے دوران ہم زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما سکتے ہیں ان لمحات میں نیکیاں کمانے اور زیادتی ثواب کے لئے کوئی خاص محنت بھی نہیں کرنی پڑتی۔ اور مسلسل نیکیاں ہمارے نامہ اعمال میں درج ہوتی رہتی ہیں۔ درج ذیل چند "سنہری مواقع" اسی سلسلے میں لکھے جا رہے ہیں۔

درود شریف پڑھنا

درود شریف پڑھنا وہ عمل ہے جس کے لئے کسی خاص اہتمام کی ضرورت نہیں۔ یہ عمل آپ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے کسی بھی حالت میں کر سکتے ہیں۔ ثواب کے اندازہ کے لئے تو قرآن مجید میں حکم الٰہی کا اِنَّ کی تاکید کے ساتھ آنا ہی کافی ہے پھر بھی ذیل کی حدیث مختصر ثواب کے اندازہ کے لئے کافی ہوگی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہٗ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا، اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ بعض روایات میں سو دفعہ درود کا بھیجا جانا بھی لکھا گیا ہے

با وضو رہنا

با وضو رہنا ایک ایسا عمل ہے جس کے لئے بالکل کسی تردد اور زحمت کی ضرورت نہیں۔ ایک دفعہ کیا ہوا وضو کم از کم گھنٹہ دو گھنٹہ تو قائم رہتا ہے۔ انسان حدث سے بھی پاک رہتا ہے، برکتیں اور روحانی سعادتیں باوضو انسان کا احاطہ کئے رہتی ہیں اور باوضو رہنے کی جو فضیلت ہے اس کا کم از کم اور زیادہ سے زیادہ) اندازہ اس سے کیجئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے واپس آئے تو جہاں دوسرے مشاہدات اسریٰ کا ذکر ہوا وہاں حضرت بلال ؓ سے فرمایا گیا "سفر بالا جہت آسمان میں میں نے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔ آپ ایسی کونسی نیکی یا عمل کرتے ہیں کہ جس سے آپ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا" حضرت بلال ؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ، میں کوئی عمل تو نہیں کرتا، ہاں کوشش کرتا ہوں کہ ہر وقت باوضو رہوں اور ہر دفعہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل (تحیۃ الوضو) پڑھتا ہوں۔

راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا

آپ کہیں کو جا رہے ہوں آتے جاتے راستے میں سے تکلیف دہ اور نقصان پہنچانے والی چیزوں مثلاً کانٹے پتھر اور دوسری چیزوں کو ہٹاتے جائیں، ہر ایک تکلیف دہ چیز ہٹانے پر دس نیکیاں آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی رہیں گی۔ قرآن مجید میں راستے میں تکلیف دہ چیزیں (کانٹے بکھیرنے والی عورت) کے لئے "حَمَّالَةَ الْحَطَبِ" آیا ہے اور حدیث میں تکلیف دہ چیزوں کے ہٹانے کے لئے یہاں تک فرمایا گیا ہے

"وَ اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ"

(راستے سے تکلیف دہ چیزیں ہٹانا صدقہ کرنے کے برابر ہے)

سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی

آپ گھر کے اندر اور باہر دونوں مواقع پر بڑی آسانی سے سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی کر سکتے ہیں گھر میں داخل ہوں تو بسم اللہ پڑھ کر، کھانا کھانے بیٹھیں تو پہلے ہاتھ دھوئیں اور بسم اللہ پڑھیں۔ پانی پئیں تو سنتِ رسول ؐ کی پیروی میں بیٹھ کر پئیں، مسجد میں جائیں تو داخلے کے وقت دایاں پاؤں پہلے اندر رکھیں اور نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر نکالیں۔ لیٹیں تو کروٹ کے بل سنت کی اقتداء کرتے ہوئے لیٹیں، غرضیکہ کیا خلوت اور کیا جلوت ہر جگہ آپ بغیر کسی مشقت کے سنتِ رسول ؐ کی پیروی کر کے اس بشارت کے حقدار بن سکتے ہیں کہ "جس نے میری سنت پر عمل کیا وہ قیامت کے روز میری شفاعت کا حقدار ہوگیا۔"

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا:

السلام علیکم کہنا وہ فعل ہے جو انتہائی آسان اور منافع کے لحاظ سے انتہائی اہم ہے۔ ایک دفعہ اگر آپ کسی کو "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہتے ہیں تو تیس نیکیاں آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اگر آپ سلام کا جواب دینے والے ہیں۔ تو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے پر آپ بھی تیس نیکیوں کے حقدار بن جائیں گے۔ السلام علیکم کہنے اور اس کا جواب دینے میں جو نیکیاں ہیں، انہی کی اہمیت کے پیش نظر فرمایا گیا ہے۔ کہ "اسلام یہ ہے کہ ہر واقف ناواقف کو سلام کہا جائے اور بھوکے کو کھانا کھلایا جائے" سلام کی تکمیل مصافحہ ہے اور معانقہ وہ عمل ہے کہ دو مسلمان جب ایک دوسرے سے گلے ملتے (معانقہ کرتے) ہیں تو ان کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے موسم

خزاں میں درختوں سے سوکھے ہوئے پتے جھڑتے ہیں۔ (حدیث نبوی ؐ)

اہل و عیال پر خرچ کرنا

بیوی بچوں پر خرچ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ان کے ضروری اخراجات اور نان و نفقہ کی ضرورتیں پوری کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ ہم یہ ضرورتیں اپنا فرض سمجھ کر تو پوری کرتے ہیں لیکن اگر یہی ضرورتیں ہم "صدقہ" کی نیت سے پوری کریں تو فرض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ "صدقہ" کا ثواب بھی نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا۔ "حق" سمجھ کر اہل و عیال کی ضرورتیں پوری کرنے کو اگر "صدقہ" سمجھ لیا جائے تو ہمیں کتنی تکلیف ہو سکتی ہے۔ صرف سوچ کو ہی تبدیل کرنا ہے۔ اور کتنا ثواب ہو سکتا ہے۔ سارا دن خرچ کرتے رہو اور صدقہ کا ثواب کماتے رہو۔

اپنے بھائی کو دیکھ کر خوش ہونا

یہ ایک حقیقت ہے کہ دوسرے شخص کو دیکھ کر مسکرایا جائے۔ تو جواباً وہ بھی لازماً مسکرائے گا۔ دوسرا شخص (عزیز ہو، رشتہ دار ہو، پڑوسی ہو، واقف کار ہو یا اجنبی ہو) ملے تو پہلے السلام علیکم کہنا، مصافحہ کے لئے پہلے ہاتھ بڑھانا اور ہاتھ چھڑانے میں پہل نہ کرنا، خوشی اور خلیقانہ مسکراہٹ سے ملنا، محبت میں زیادتی کا باعث ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں یہاں تک آیا ہے کہ "لا تحقرن من المعروف شیئاً و لو ان تلقی اخاک بوجہ طلق" (مسلم) (اپنے بھائی کو دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ سجا لینا بھی بہترین صدقہ ہے)

ثواب ہی ثواب

یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ مسجد میں بیٹھ کر نماز نہ بھی ادا کریں۔ ذکر نہ بھی کریں، تسبیح نہ بھی کریں، درس و تدریس میں بھی مشغول نہ ہوں۔ صرف مسجد کی حدود کے اندر بیٹھے رہیں اور عبادت کا ثواب کماتے رہیں۔ والدین کا چہرہ دیکھ کر خوش ہونا بھی حصول ثواب کا سبب بنتا ہے۔ قرآن مجید کو صرف دیکھتے رہنا بھی ثواب ہی ثواب ہے

یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ دینے سے ہاتھ کے نیچے آنے والے بالوں کی تعداد کے برابر گناہوں میں کمی (دراصل ثواب کا باعث) اپنے بھائی سے ملنے جانا (خیر سگالی کا دورہ) بھی ثواب۔ مہمان کی آمد کو "خدا کی رحمت" گننا بھی ثواب۔ بدزبان بیوی کی سخت سست کے جواب میں صابرانہ خاموشی ثواب۔ بیمار کی عیادت کو جانا ثواب۔ بڑوں، بزرگوں اور استادوں سے با ادب جھک کر ملنا ثواب۔ دو بھائیوں کی صلح کرانا دو حج کا ثواب۔ "سفید پوشوں" جو ضرورتمند بھی ہوں، کی ضرورتیں "تحفے، تحائف اور ہدیہ" نذرانہ کی صورت میں پوری کرنا ثواب در ثواب غرض کہ صبح سے لیکر شام تک ثواب کمایئے اور اس کے مقابلے میں تکلیف نہ ہونے کے برابر ہے۔

بچت کے مواقع

یہاں بچت کا مطلب پس انداز کرنا نہیں بلکہ گناہوں اور عذاب سے بچاؤ اور نجات ہے۔ بدزبانوں کی مجلس میں اپنی زبان کو ان کا ہمنوا نہ بناؤ۔ ایسی مجلس میں جس میں حضور اکرم ؐ پر درود نہ پڑھا جائے۔ نشست نہ سنبھالو۔ غیبت سننے سے غیبت کرنے کی طرح بچو فاسقانہ، فحش اور بے دینی پر مشتمل گفتگو سننے سے اپنے کانوں کو بچاؤ۔ برے مقامات یا مجلس میں جانے کے لئے اپنے پاؤں اور ٹانگوں کو مشقت سے بچاؤ۔ ورنہ کل کو یہ تمہارے خلاف گواہ ہوں گی۔ زبان کو غیبت، فسق جھوٹ، اظہار بدگمانی، لہو و لعب بے حیائی جیسے عناصر ذمیمہ سے بچاؤ۔ اپنی آنکھوں کو بُرا دیکھنے اور برائی کا محرک بننے والے مناظر اور چہرے دیکھنے سے روکو۔ ہاتھوں کو دوسروں کو ایذاء پہنچانے سے کھینچے رکھو، خواہ دوسرے حق دار ہی کیوں نہ ہوں اور دماغ کو بُرا سوچنے اور سمجھنے سے باز رکھو۔ انشاء اللہ نجات آپ کا مقدر و سکون آپ کا توشۂ آخرت ہوگا۔

نیکیاں ہی نیکیاں

پانی پلانا دس نیکیوں کا حصول، اچھی بات کہنا (قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَۃٍ) صدقہ سے بھی بہتر ہے مظلوم کا ساتھ دینا اور ظالم کو ظلم سے روکنا اگرچہ وہ تمہارا کتنا ہی قریبی اور باحیثیت کیوں نہ ہو، اجر کا باعث، کلمہ حق کا اظہار عظیم نیکی، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے عمل کے ذریعے دوسروں کو نار جہنم سے بچانے کی کوشش اجر عظیم کی مستحق، اولاد کی صحیح تعلیم، پرورش، تربیت اور اصلاح صدقۂ جاریہ، زبان اور کردار کا اخلاق پیروی پیغمبر علیہ السلام کا ثبوت، خفض بحر اصل نیکی، ذکر اذکار نیکی، کمزوروں کا ساتھ دینا، معمولات روز و شب میں قرآن و حدیث کی ہدایات کا التزام نیکی، بڑے کا ادب اور چھوٹے پر شفقت نیکی ہے۔ غرض کہ

اب کرو یا نہ کرو تمہیں اختیار ہے
ہم نیک نیک حضور کو بتائے جاتے ہیں

باقی ص۲۲ پر

مفت مشورہ برائے خدمت خلق
پچکے ہوئے گال پتلا کمزور جسم
• جسمانی وزن، قد کاٹھ، طاقت، خون و بھوک بڑھانے کے لئے • جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت و طاقتور بنانے کے لئے • تمام مردانہ، زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے • روزانہ کئی سیر دودھ، گھی، گوشت، فروٹ ہضم کرنے کے لئے • تمام پرانی بیماریوں کیلئے چالیس سال کی تجربہ شدہ مجرب ترین دیسی دواؤں کا مفت مشورہ و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔ نوٹ: خط بالکل مختصر اور صاف لکھیں پتہ صرف اردو میں لکھیں
حکیم بشیر احمد شبیر
رجسٹرڈ از گورنمنٹ آف پاکستان
چاندنی چوک محلہ غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان
پوسٹ کوڈ 38900
فون دفتر 354840 رہائش 354795

جذبہ جہاد ہی ہماری قومی سلامتی کا ضامن ہے

ظفر اقبال۔ ایم اے اسلامیات

اسلام دنیا کے لیے امن کا پیغام ہے۔ ظہور اسلام کا مقصد یہی تھا کہ انسانیت کو انسانوں کے مظالم سے نجات دلائی جائے۔ اسلام کے نظام امن کی اہمیت اور اصل قدر و قیمت کا اندازہ پورے طور پر اس وقت لگایا جا سکتا ہے جب اسلام سے پہلے کی تاریخ پر نگاہ ڈالیں۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دنیا کے سامنے پیغام حق پیش کیا، دنیا جہنم کے دہانے پر کھڑی تھی۔ خدا ترسی اور حق شناسی کا نام و نشاں تک نہ تھا۔ طاقتور کمزوروں پر حکمران تھے۔ کمزوروں کا جینا مشکل تھا جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا اصول کارفرما تھا۔ قتل و غارتگری فتنہ و فساد کا بازار گرم تھا۔ بڑے بڑے قبائل نے چھوٹے قبیلوں کا جینا دوبھر کر دیا تھا۔ ہر طرف افراتفری تھی۔ کہیں رنگ و نسل کی بنیاد پر لوگوں کا استحصال کیا جا رہا تھا، کہیں مذاہب کے نام پر ظلم کا بازار گرم تھا۔

ایسے حالات میں رحمت الٰہی جوش میں آئی، جس نے ظلمت کو روشنی میں بدل دیا۔ دنگا و فساد کو امن میں بدل دیا، ذلت کو عزت میں بدل دیا اور انسانوں پر رحم فرمایا۔ اسلام کی صورت میں انسانوں کے لیے امن و سلامتی اور رحمت و برکت کا ایک ایسا انقلاب برپا کیا جس کی بدولت سارے کا سارا سماج بدل گیا۔

آج انسانی معاشرے کی سب سے بڑی ضرورت انسانی جان و مال اور آبرو کا احترام ہے۔ اسلام کا اولین درس یہی ہے کہ سب انسان بلا کسی تفریق و امتیاز مذہب و ملت ایک خدا کی مخلوق ہیں اور ایک باپ آدمؑ کی اولاد ہیں۔ اس لیے سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

مگر جب دنیا میں ایسی کیفیت پیدا ہو جائے کہ بعض مفسد انسان حقوق اللہ و حقوق العباد پر ڈاکے ڈالنے لگیں انسانی جان و مال کا احترام اٹھ جائے تو ایسے حالات میں فتنہ و فساد کے خاتمے کے لیے ہتھیار اٹھانا ناگزیر ہو جاتا ہے اور جہاد کرنا فرض عین ہو جاتا ہے اور انسانیت کی سب سے بڑی خدمت یہی ہوتی ہے کہ ان مٹھی بھر فسادیوں سے انسانیت کو نجات دلائی جائے تاکہ معاشرے کا امن و سکون واپس آ سکے۔

اس لیے کہ دہشت و بربریت کا انسداد صرف وعظ و نصیحت سے ممکن نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ فتنہ کے سامنے خاموش ہو جانا اسے مزید بڑھنے کا موقع فراہم ہوتا ہے قرآن مجید اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ فتنہ کے خاتمہ کے لیے ہتھیار اٹھانا ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالٰی ہے۔

ترجمہ: اور (اے مسلمانو) تم ان سے
لڑتے رہو، یہاں تک کہ فتنہ کی جڑ باقی نہ رہے
اور دین کا سارا معاملہ اللہ کے لیے ہو جائے
پھر اگر وہ (فتنہ پردازی) سے باز آ جائیں
(تو تم بھی رک جاؤ) اور جو کچھ وہ کرتے
ہیں، اللہ تعالٰی انہیں دیکھ رہا ہے۔ (الانفال)

اسلامی نقطۂ نظر سے جنگ امن و امان کے قیام اور دعوت اسلام کی آزادی کے لیے لڑی جاتی ہے۔ جنگ کا مقصد حریف مقابل کو ہلاک کرنا یا نقصان پہنچانا نہیں بلکہ فتنہ و فساد کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ اسلام نے جنگ کے وحشیانہ تصور کو ختم کرنے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اسلام نے سب سے پہلے اس غلط تصور کو دلوں سے محو کرنے کی کوشش کی ہے جو صدیوں سے جما ہوا تھا۔ لوگ یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ کوئی جنگ ایسی بھی ہو سکتی ہے جو مال و دولت، شہرت و ناموری یا حمیت و عصبیت کے لیے نہ ہو۔ وہ ایسی جنگ کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے جس کا تعلق انسانی خود غرضی اور نفسیات سے نہ ہو۔

داعیٔ اسلام نے سب سے پہلے جہاد فی سبیل اللہ اور نفسانی جنگ میں فرق کو واضح فرمایا۔

قرآن مجید میں جہاد کی دو بڑی قسمیں بتائی گئی ہیں۔

(i) **جہاد بالنفس**: یعنی دین کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی جانی قربانی پیش کرنا۔

(ii) **جہاد بالمال**: اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرنا جیسا کہ صحابہ کرامؓ کی یہ مثالیں ہمارے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اس کے علاوہ بھی جہاد کی قسمیں ہیں یعنی قلم کے ذریعے، دلائل کے ذریعے، اور زبان کے ذریعے۔ اور حق کی راہ میں دائمی جہاد وہ ہے جو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جزو پر لازم ہے۔ وہ یہ ہے کہ دین کی حمایت، علم دین کی اشاعت، حق کی نصرت غریبوں کی مدد، مجبوروں کی آزادی، اقامت عدل، دفع ظلم اور احکام الٰہی کی تعمیل میں ہمہ تن مصروف رہے اور یہ جذبہ اس کی زندگی کی ہر حرکت و سکون میں مسلسل ایک جہاد کا نمونہ پیش کرتا ہے۔

آج جیسا کہ عالم اسلام میں اور ہمارے اپنے پیارے پاکستان میں جو حالات ہیں، جہاں ایک طرف ہم اپنے ملک میں ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں تو دوسری طرف ہمارے ایمان کی یہ حالت ہے کہ ہم اپنے مقامات مقدسہ کا دفاع کرنے کی صلاحیت کھو چکے ہیں اور ہم

باقی صفحہ ۲۳ پر

وہ صحرا نشین کیا تھے..

اس نے سب سے بڑے بُت پر ضرب لگاتے ہوئے کہا! "میں بُت فروش نہیں بُت شکن ہوں"!

وہ شمعِ حق کے پروانے اور اسلام کے دیوانے جس سرزمین سے بھی گزرے سسکتی ہوئی انسانیت میں ایک روح پڑ گئی۔ وہ عرصہ کارزار میں صلح و آشتی کا پیغام بن کر پہنچے۔ انہوں نے جور و استبداد سے کراہتی ہوئی مظلوم قوموں کو ظلم و ستم کے پنجے سے چھڑایا۔ ان کے ہاتھوں غلام آزاد ہوئے۔ ان کی اخوت و مساوات نے چھوٹے بڑے کی تمیز مٹا دی۔

ان صحرا نشینوں کے ایمان و عمل کی اور پاکیزگی نے گمراہوں کو راہ راست پر لگایا۔ قوموں نے انہیں بلاوے بھیجے۔ قفل نے اپنی کنجیاں آگے رکھ دیں۔ اور وقت کی ستائی مظلوم آبادی نے انہیں نجات دہندہ سمجھا۔

آخر کیوں؟

کیا یہ صحرا نشین سیم و زر لٹا کر قوموں کو غلام بنا رہے تھے؟ کیا یہ ایک دوسرے کو لڑا کر اپنی حکومت کی داغ بیل ڈال رہے تھے؟

اسلام کا متعصب سے متعصب دشمن بھی اسکا جواب اثبات میں نہیں دے سکتا۔

ان تہی دستوں کے پاس ایک پیغام حق اور صداقت کا ہدایت نامہ تھا۔ اور وہی دنیا کے لئے پیغام زیست تھا۔ جسے لوگوں نے شرف قبول کیا بلکہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس کو پھیلانا اپنا مقصد حیات ٹھہرایا۔

ہاں! ان داعیانِ حق کے ایک ہاتھ میں تیغ تھی جس سے وہ رفعِ نزاع کرتے تھے اور دوسرے ہاتھ میں قرآن تھا جس سے وہ امن قائم کرتے تھے۔

حکمرانے بود و سامانے نداشت۔

دستِ او جز تیغ و قرآنے نداشت۔

یہ اس قوم کی شانِ بے نیازی کا حال ہے جسے دنیا آج محکوم، مظلوم، مقہور اور مجبور کہتی ہے کبھی قیصر و کسریٰ کے تاج جن کی ٹھوکروں میں تھے۔ وہ پیکرِ شجاعت دریا میں جب گھوڑے ڈال کر ایران کی طرف بڑھے تو ایرانی "دیواں آمدند! دیواں آمدند" کہہ کر چلا اٹھے۔ ایرانیوں کو ان فاتحوں میں غیر معمولی جرأت نظر آئی۔

اسپین میں پہنچ کر طارق نے جب اپنی کشتیاں جلا دیں تو اس کے ساتھیوں نے اسے دیوانہ سمجھا اور واپس لوٹنے کی تدبیر پوچھی۔ وہ ہنسا اور تیغ بلند کر کے کہا۔

"ہم خدا کے بندے ہیں۔ یہ ملک خدا کا ہے۔ جو ملک خدا کا ہے وہ ہمارا ہے آگے بڑھو اور پیچھے لوٹنے کا نام نہ لو۔ تاریخ شاہد ہے کہ اسی جرأت کی بدولت وہ اسپین میں پانچسو سال تک حکمران رہے۔

دیارِ ہند میں محمود غزنوی جب یلغار کرتا ہوا سومنات کے مندر پر پہنچا تو پجاریوں نے منت سماجت کی کہ ان کے بتوں کو نہ توڑا جائے۔ اور اس کے عوض میں بڑی سے بڑی دولت وہ نذر کر سکتے ہیں۔ مگر اس خدا پرست نے سب سے بڑے بت پر ضرب لگاتے ہوئے کہا کہ۔

"میں بت فروش نہیں ہوں بت شکن ہوں۔

یہ ہے داستانِ پارینہ اس قوم کی جو خدا کے آخری پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتی تھی۔ ان کے مقاصد میں کوئی مشکل یا لالچ حائل نہ ہوتا تھا۔ وہ دنیا میں معزز تھے دنیا ان کی شجاعت کا لوہا مانتی تھی۔ وہ حق کے پیغامبر تھے۔ جہاں بھی سیلِ نور کی طرح بڑھے ظلمتوں کے سحاب چھٹنے لگے۔ جہل و ظلم مٹنے لگے۔ جام و سبو ٹوٹنے لگے۔ رقص و سرود کی محفلیں سرد ہو گئیں۔ حسنِ عریاں کے ٹیلے پر لگتی ہوئی بولی بند ہو گئی۔ بیٹے کی وراثت میں آنے والی ماں کو بیوی۔ یا لونڈی کا درجہ نہیں ماں اور صرف ماں کا درجہ دیا جانے لگا۔ بیٹی کو زندہ دفنانے والے باپ پر بیٹی کی پرورش لازم ہو گئی۔ اور بھائی کا گلا کاٹنے والے بھائی کو بھائی کے گلے ملنا پڑا۔ جھوٹے اور فرضی خداؤں کی خدائی ختم ہو گئی۔ حقیقی مالک و خالق کی حکومت اور حقیقی معبود کی عبادت ہونے لگی۔ اور دنیا میں امن و امان۔ خوش حالی اور فارغ البالی کا دور دورہ ہو گیا آج بھی اس مہذب اور ترقی یافتہ دور میں مظلوم انسانوں کی آنکھیں ایسے لوگوں کو دیکھنے کیلئے ترس رہی ہیں۔ مگر آہ! کے معلوم جو دنیا کو خواب غفلت سے جگاتے تھے وہ مسلمان آج خود فراموشی کی منزل میں خواب خرگوش کے مزے لے رہا ہے۔ اور دنیا اسے مردہ سمجھ کر تجہیز و تکفین کی فکر میں ہے۔

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۲۴۳۵۸۰۳

تذکرۃ الصحابہ

سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از: محمد یوسف آسی
نواں جنڈانوالہ

حضرت سلمانؓ بن خشان ملک فارس کے شہر رام ہرمز کے مالدار زمیندار تھے۔ اول مجوسی مذہب تھا۔ لیکن فطری ہدایت سے آگ کی پوجا ان کو مکروہ محسوس ہوتی ان کے والد خشان ان سے بڑی محبت کرتے تھے۔ ایک دن سلمانؓ اپنے کھیت میں جا رہے تھے کہ راہ میں گرجا سے انجیل پڑھنے کی آواز سنی اس سے مانوس ہو کر گرجا میں آمد و رفت شروع کی چونکہ سچے دین کے متلاشی تھے خود نصرانی ہوئے جب ان کے مذہب بدلنے کا ان کے والد کو علم ہوا تو والد بہت غصہ ہوئے اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر مکان میں قید کر دیا۔ حضرت سلمانؓ موقع پا کر وہاں سے نکل کھڑے ہوئے ایک قافلے کے ساتھ ملک شام پہنچے۔ وہاں پر ایک نصرانی عالم کی خدمت میں رہے اور جب اس نصرانی عالم کا وقت آخیر آ پہنچا تو اس نے آپ کو شہر موصل کے ایک پادری کے گرجا میں بھیجا جب موصل شہر کے پادری کا زندگی کا سفر ختم ہونے لگا تو اس نے آپ کو شہر نصیبین کے پادری کے پاس جانے کی وصیت کی پھر ان کی وفات پر شہر عموریہ کے اسقف کے پاس آ گئے جب ان پر بھی نزع کا عالم طاری ہوا تو آپ نے حسرت کے ساتھ دریافت کیا کہ آپ بتائیں اب میں کہاں جاؤں اسقف نے جواب دیا اے طالب حق میری نظر میں اب پوری دنیا میں کوئی ایسا شخص موجود نہیں جس کے پاس میں تمہیں بھیجوں۔ ہاں ملک عرب میں جا سکو تو چلے جاؤ وہاں پر نبی آخر الزماں کے ظہور ہونے کا وقت قریب ہے جو ملت ابراہیمی کو روشن کرنے والے ہیں۔ چنانچہ حضرت سلمان فارسیؓ اسقف کی وفات کے بعد ایک قافلہ کے ساتھ عرب کی طرف روانہ ہو گئے۔ مگر افسوس رفقاء سفر نے خیانت و منافقت سے کام لیا کہ ان کو بے کس تنہا پا کر اپنا غلام بنا لیا اور بیچ دیا۔ آہ ایک سچا متلاشی حق سود خور سوداگروں کی ایک ایسی گرفت میں آیا کہ انہوں نے ایک شریف انسان کو بھی مال تجارت بنا لیا۔ آپ در جنوں جگہ فروخت ہوتے ہوئے آخر وادی قریٰ میں عثمان اسہیل نامی یہودی کے زر خرید غلام بنے چونکہ متعدد علماء کی صحبت اور کتابوں کے مطالعہ سے معلوم کر چکے تھے کہ یثرب نبی آخر الزماںؐ کی ہجرت کی جگہ ہے اس لیے یثرب میں پہنچ کر نبی برحق خاتم النبیین کا انتظار کرنے لگے مگر یہودی عیار کی غلامی نے یہ تک خبر معلوم نہ ہونے دی کہ اے متلاشی حق جس کا تو دن رات انتظار کرتا ہے وہ سید الکائناتؐ تو دنیا میں تشریف لا کر اپنی برحق نبوت کا پرچار بھی کر چکے ہیں۔

یہودی عیار سردار نے کبھی کسی کے پاس جانے کی مہلت نہ دی۔ دن رات کولہو کے بیل کی طرح شریف و مجبور انسان کو کام میں لگائے رکھتا ایک دن جب یہودی سردار کھجور کے درخت کے نیچے آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا اور حضرت سلمان فارسیؓ کھجور کے درخت پر چڑھے کام میں مشغول تھے یہودی سردار کے پاس اس کا قریبی ساتھی آیا اور تعجب سے کہا کہ خزرج کی قوم تباہ ہو جائے وہ ایک آدمی کے پاس جمع ہیں جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے نبی کا نام کانوں میں پڑنا تھا کہ حضرت سلمانؓ جلدی سے کھجور کے درخت سے نیچے اترے اور تجسس بھرے لہجے میں پوچھا جو خبر آپ نے سردار صاحب کو سنائی مجھے بھی سنا دیں مگر آپ کو کوئی جواب تو کیا دیتا یہودی مکار سردار کا ظالم ہاتھ فضا میں بلند ہوا اور اڑھائی سو سالہ بزرگ حضرت سلمانؓ کے مقدس رخسار پر پڑا اور یہودی مکار سردار عیار نے کہا خبردار تم اپنے کام سے کام رکھو خبردار جو آئندہ تم نے یہ بات پوچھی۔

کچھ دن بعد حضرت سلمان فارسیؓ موقع پا کر مال صدقہ لے کر آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں پیش ہوئے اور عرض کی کہ حضرتؐ یہ صدقہ کا مال ہے آپ نوش فرمائیے رسول خدا نے فرمایا مجھ پر صدقہ کا مال حرام ہے۔ آنا طویل سفر طے کر کے آنے والے کا مال آپ نے کھانا منظور نہ فرمایا۔ کوئی متزلزل ایمان تو خفا ہو جاتا مگر حضرت سلمانؓ آپ کی مقدس ادا پر بھی مسرور ہوئے کیونکہ جو تین مضبوط نشانیاں ان کو بتلائی گئی تھیں ایک نشانی موجود پائی۔ یعنی نبی آخر الزماںؐ صدقہ کا مال نوش نہیں فرمائیں گے ہاں ہدیہ قبول فرمالیں گے اور تیسری نشانی ان کے کندھے مبارک کے درمیان مہر نبوت اللہ کی طرف سے ثبت ہو گی۔

ایک دو روز بعد پھر سلمانؓ فارسی ہدیہ لے کر حاضر خدمت ہوئے آپؐ نے تبسم ہدیہ قبول فرما کر خود بھی نوش فرمایا ساتھیوں میں بھی تقسیم فرمایا۔ دو نشانیاں پوری ہو گئیں۔ ایک دن

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۳۵۵۲۳ —

پھر حاضر خدمت ہوئے غالباً اس وقت سردار دوجہاںؐ جنت البقیع میں تشریف فرما تھے۔ تیسری نشانی کے پانے کی جستجو میں حضرت سلمانؓ کبھی دائیں بیٹھتے ہیں کبھی اٹھ کر بائیں بیٹھ جاتے ہیں کبھی اردگرد گردن جھکا کر کبھی پشت مبارک کے پیچھے، خداوند کریم نے اپنے محبوبؐ کو القاء فرمایا میرے محبوبؐ اس متلاشی حق کی جستجو کو بار یابی بخشیں میرا بندہ مہر نبوت دیکھنے کو بے قرار ہے ذرا پشت مبارک سے پردہ ہٹا دیجئے۔ اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا سلمانؓ کیوں بے چین ہو ہو کر ادھر ادھر بیٹھتے ہو جس چیز کی جستجو ہے آؤ دیدار کرلو آپؐ نے یہ فرما کر پشت مبارک سے پردہ ہٹا دیا حضرت سلمانؓ اڑھائی سو سال سے زائد عمر کا ضعیف بدن جوان عزم یکدم اٹھ کر مہر نبوت پر عقیدت کا بوسہ دے کر کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے۔ اے سلمانؓ تیرے طویل سفر کی تھکاوٹ اس ایک بوسہ لینے ہی سے دور ہو گئی اور تیری تاعمر جن نظروں نے دنیا جہاں کے حسین و جمیل افراد دیکھے اک نظر کرم پڑنے پر تمام منظر بھول گئے۔ محبوبؐ آقا کی غلامی کے مقدس طوق نے تمہارے تمام بوجھ ہلکے کر دیئے۔ اس سرور و گداز کے لمحہ میں یکدم یہودی کے ہاں گروی رکھے بدن کا خیال آیا آنکھوں میں آنسو آگئے حضرتؐ نے پوچھنے پر عرض کی حضرتؐ فلاں یہودی جو دین کا دشمن ہے انہوں نے مجھے خرید رکھا ہے۔ حضرتؐ کتنے تعجب کی بات ہے کہ بوڑھا بدن یہودی کے ہاں گروی رکھا ہو اور دل آپؐ کے قدموں سے لپٹا ہو۔ آپؐ نے فرمایا تم اپنے یہودی آقا سے اس کا سودا کرلو کہ وہ تمہیں کس معاوضے میں غلامی سے رہا کرتا ہے۔ یہودی نے تین سو کھجور کے درخت اور چالیس اوقیہ سونا لینے کے بعد رہا کرنے کو کہا۔ تین سو درخت کھجور کے یہودی کے باغ میں لگائے گئے اللہ کی قدرت مسکرا دی کہ بھلا رسولؐ کا غلام کسی یہودی کی غلامی میں زندگی بسر کرے اسی سال درختوں نے پھل دینا شروع کر دیا۔ ایک روز آپؐ کی خدمت اقدس میں کچھ سونا آیا آپؐ نے فرمایا سلمانؓ کو بلاؤ حضرت سلمانؓ

باقی صفحہ پر

غیر اسلامی اخلاق

قرآن وسنت کی روشنی میں

انتخاب و تلخیص: جناب عبداللہ حسنی ندوی

اسلام نے معاشرہ کو ہر قسم کی پریشانی سے بچانے اور الجھن سے دور رکھنے کے لیے ایسی تمام باتوں کو ناجائز و حرام قرار دیا ہے جو سوسائٹی کی ابتری اور معاشرہ کے بگاڑ کا ذریعہ بنتی ہیں چاہے ان کا تعلق گھر والوں اور محلے والوں سے ہو، دفتر کے ملازمین اور تجارت پیشہ لوگوں سے اور خواہ ان کا میدان محلہ کی تنگ و تاریک گلیاں ہوں یا شہر کے پررونق بازار، خواہ کلرکوں کی میزیں ہوں یا کچہریوں کے ہال، ہر جگہ اور ہر موقع پر اسلام کا یہ لاگ قانون جاری رہے گا اور ہر وقت اپنا فریضہ ادا کرتا ہے گا

جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹی قسمیں کھانا، خیانت کرنا، وعدہ خلافی کرنا، غداری و دغابازی کرنا، کسی پر غلط الزام لگانا، چغلی کھانا، غیبت و بدگوئی کرنا، بدگمانی کرنا، بے جا چاپلوسی و خوشامد کرنا۔ حد سے زیادہ مال سے محبت کرنا، ناپ تول میں کمی کرنا، رشوت لینا، سود خوری میں مبتلا ہونا، شراب نوشی کرنا، ظلم و زیادتی کرنا، اپنے آگے کسی کو کچھ نہ سمجھنا، فضول خرچی کرنا، حسد و بغض کرنا، بدکلامی اور فحش گوئی کرنا، غرض ایسے وہ تمام کام جو سوسائٹی میں بگاڑ پیدا کریں اور دل کو خراب کرنے اور معاشرہ میں فساد پھیلانے کا ذریعہ بنیں۔ اسلام کی نظر میں ناقابل قبول بلکہ ناجائز و حرام ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ کی کتاب قرآن میں انکے متعلق جابجا ارشادات ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک کے بارے میں الگ الگ مکمل اور واضح ہدایات دی ہیں۔

جھوٹ اور خیانت

ان اللہ لا یہدی من ھو کاذب کفار

بے شک اللہ اس کو راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون۔ (انفال)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو اور اس کی امانتوں میں جان کر بددیانتی کرو۔

ان العھد کان مسئولا

بے شک وعدہ کی باز پرس ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کی ایک قسم کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع۔

آدمی کو یہ جھوٹ بس ہے کہ جو سنے وہ کہتا پھرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ منافق کی نشانی تین ہیں، جب بولے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے خلاف کرے، اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو، اور سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے تین باتوں کا ذمہ لے لو، میں تمہارے لیے جنت کا ذمہ لیتا ہوں۔

۱۔ جب بولو سچ بولو

۲۔ جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔

۳۔ اور جب امین ہو تو خیانت نہ کرو۔

(مسند احمد حاکم)

بہتان کے بارے میں قرآن اعلان کرتا ہے۔

ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بھتانا واثما مبینا۔

باقی صفحہ پر

معاشرتی بدحالی ۔ جرائم میں بے پناہ اضافہ

اور اس کے اسباب

سیف اللہ ربانی

معاشرتی بدحالی عروج پر ہے اس کا کچھ اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے اخبارات میں شائع ہونے والی تقریباً نصف خبریں مختلف جرائم کے ارتکاب کے متعلق ہوتی ہیں جن میں قتل، ڈاکے، چوری، فحاشی، بدچلنی، فریب دہی، ملاوٹ، اسمگلنگ جیسے اخلاق سوز اور سنگین جرائم شامل ہیں۔ سالہا سال سے ہر ملک میں انتظامیہ اور اصلاحی ادارے نظم و نسق کی دیکھ بھال پر مامور ہیں لیکن اس کثیر رقم کے خرچ کے باوجود جرائم سے پاک اور صالح معاشرہ کا خواب اب تک شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا، جس میں انسان کسی خوف اور اندیشہ کے بغیر سکون و اطمینان کا سانس لے سکیں اور ان کو ایک پرامن ماحول میں شریفانہ زندگی بسر کرنے کی ضمانت مل جائے۔ ہم اپنے ملک کے اعداد و شمار پر ایک سرسری نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ آج سے پیشتر عام جرائم کی اوسط سالانہ شرح تقریباً دو لاکھ تھی، مگر اب یہ شرح ایک اندازے کے مطابق دوگنا سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ ہر سال کم و بیش آٹھ ہزار انسان قتل کردیے جاتے ہیں، جن میں سے ایک تہائی ناجائز تعلقات کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اسی طرح چار پانچ ہزار عورتیں جن میں کم سن لڑکیاں اور لڑکے شامل ہیں بدچلنی کی خاطر اغوا کرلی جاتی ہیں۔ اب تو مجرموں کی سرکشی شہروں میں اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ اوباش اور بے لگام غنڈوں اور ڈاکوؤں کی دسترس سے ہمارے بینک، پٹرول پمپ، ٹرانسپورٹ اور تجارتی مراکز بھی محفوظ نہیں رہے۔ حتیٰ کہ چلتی بسوں اور ویگنوں کو شاہراہوں پر روک کر مسافروں کو جبراً لوٹ لیا جاتا ہے۔ یہ سب اخلاقی پامالی کا کرشمہ نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ معاشرتی انحطاط صرف ہمارے ملک ہی میں نہیں بلکہ مغربی تہذیب سے متاثر ہر ملک میں ایسے ہی حالات درپیش ہیں۔ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں تو حالات نہایت تشویشناک ہیں۔ صرف ایک ہی واقعہ نے مغربی تہذیب کی ترقی کے بلند بانگ دعوے کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ دنیا کے خوشحال ترین شہر نیویارک میں مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۷۷ء کو آسمانی بجلی گرنے سے پاور اسٹیشن تباہ ہوگیا اور تقریباً ۲۵ گھنٹے تک سارا شہر اندھیرے میں ڈوبا رہا۔ اس اچانک تاریکی کے دوران دہشت گردی اور دلوں میں چھپا ہوا جرائم کا رجحان لاوا بن کر پھٹ پڑا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا شہر ہولناک جرائم کی لپیٹ میں آگیا۔ جن میں بوڑھے، بچے، جوان عورتیں اور لڑکیاں سب شامل تھے۔ ملبوسات، ٹی وی سیٹ، زیورات اور شراب کی دکانیں سب سے پہلے نشانہ بنیں۔ بعد ازاں غذائی اشیاء، فرنیچر اور ادویات کے سٹور لوٹے گئے۔ تجارتی مراکز کے شٹر اور شیشے توڑ کر سامان نکال لیا گیا۔ ایک ہزار مقامات پر آگ لگا دی گئی۔ ایک ہی شوروم سے پچاس نئی موٹر گاڑیاں چوری کرلی گئیں۔ سب سے زیادہ شرمناک پہلو یہ تھا کہ جو عورتیں کسی محفوظ جگہ پہنچنے میں ناکام رہیں نہ صرف یہ کہ انکی بے حرمتی کی گئی بلکہ عصمت دری سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ اس ایک مثالی واقعہ سے مغربی تہذیب کی سحرکاری کا سارا تار و پود بکھر گیا۔ اب ہمارے ذہنوں میں خصوصاً نئی نسل میں کسی غلط فہمی کی گنجائش باقی نہیں رہنی چاہیے جو مغربی دنیا کے مختلف مادی اور معاشی جدید فلسفوں سے متاثر ہوکر سچے مذہبی اور روحانی معاشرہ سے باغی ہوکر اس کی افادیت ہی سے انکار کر بیٹھے ہیں۔ اور اب تشکیل حیات کے لیے ایک اور انقلابی تحریک کے بے چینی سے منتظر ہیں۔ وہ یہ رویہ اختیار کرنے میں کسی حد تک حق بجانب بھی ہیں وہ آزادی کی گود میں پل کر جوان ہوئے ہیں اس لیے خوشحالی اور آسودگی کو اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں۔ لیکن زمانہ کی تلخیوں نے ان کو ہیجان سے دوچار کردیا ہے۔ اس کی تعمیری اور تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے وسائل و ذرائع میسر نہیں اگر کہیں میسر بھی ہیں تو انکی رسائی نہیں۔ وہ اپنی تہی دامنی سے تنگ آچکے ہیں اور سماجی ناانصافیوں اور اقتصادی ناہمواریوں کی بھول بھلیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ دور جدید کے سائنسی اور تکنیکی کارنامے ان کی نگاہوں کے سامنے ہیں۔ ایٹمی دور کی ہلاکت خیزیوں نے ان کے مستقبل کو غیر یقینی بنا دیا ہے، بے چینی، ہیجان اور اضطراب عام ہے۔ ہمیں کوئی ضرور ایسا حل تلاش کرنا ہوگا جو نئی نسل کی تعمیری صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ایک باوقار، پرسکون اور پاکیزہ زندگی گزارنے کی انکی امنگوں کو یقینی بنادے ورنہ ان کا بے پناہ جذبہ تعمیر و تخلیق سرد پڑ جائے گا۔ انکی زندگی کا حسین خواب ٹوٹ جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے عطا کردہ نظام حیات کی افادیت سے برگشتہ رہیں گے۔ پھر وہ اپنے خالق حقیقی اور مالک کے بندے کیسے بن سکیں گے۔؟

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ انسان کو پہلے خیر و شر، طاعت و معصیت سے آگاہ فرمایا تاکہ وہ نیکی اور بدی میں تمیز کرسکے۔ پھر اسے خواہشات نفسانی سے پاک رہنے کی تاکید فرمائی، عالم انسانیت

کی بھلائی اور بقاء اور معاشرہ کا سدھار اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو تسلیم کریں۔ معاشرہ کی اصلاح اور احترام انسانیت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر ثابت کر دیا کہ اگر معاشرہ صالح ہو تو پھر وہ حالت جنگ میں بھی انسان انسان رہتا ہے ورنہ نہیں بنتا۔ آئیے ذرا غور کریں کہ اسلام کا آئین جنگ کیا ہے؟ اور جب اسلام نمودار نہیں ہوا تھا تو اس وقت دنیا کا آئین جنگ کیا تھا؟ دنیا کا آئین جنگ یہ تھا کہ "جنگ میں سب کچھ جائز ہے"۔ چنانچہ بغیر اعلان کے جنگ کر دینا۔ جنگ مطلوب ہو تو معاہدہ صلح کو بغیر کسی سبب کے توڑ دینا۔ دوران جنگ میں اچانک دشمن پر جا پڑنا۔ جنگ کی حالت میں ان لوگوں کو بھی قتل کر دینا جو جنگ آزما نہ ہوں۔ مغلوب حریف کے کھیتوں کو جلا دینا۔ مکانوں کو لوٹ لینا۔ زن و فرزند کو غلام اور باندی بنا لینا۔ مملوکہ چیزوں پر قبضہ کر لینا۔ بوڑھے، زخمی، ناکارہ مردوں اور بوڑھی ناکارہ اور بدصورت عورتوں کو قتل کر دینا۔ مغلوب حریف کی عورتوں سے بدکاری اور زنا کا ارتکاب کرنا شعار عام تھا! اور اب جبکہ دنیا ارتقاء کی تمام منزلیں طے کر چکی ہے۔ انسان صد درجہ شائستہ اور مہذب ہو چکا ہے۔ اقتدار انسان کی عظمت اور تقدس کا سورج چمک رہا ہے بربریت کا دور ختم ہو چکا ہے اور انسانیت کبریٰ ہمہ پر فرماں روائی پر متمکن ہے۔ آج جو قومیں اسلام کو بربریت کا دور شمار کر رہی ہیں ان کے لیے چند واقعات کا ذکر کرنا کافی ہے۔ معلوم ہو گا کہ بربریت کو عروج کس نے بخشا۔ پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم گذشتہ صدی کا واقعہ ہے جسے ترقی کا دور کہا جاتا ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے اثرات دیکھنے والے اور دار و شیاحت دینے والے ہزار ہا لوگ ابھی زندہ ہیں۔ دوسری جنگ عظیم تو گویا کل کا واقعہ ہے اس کے واقعات و حوادث اور سفاکیاں لوگوں کے حافظے میں ابھی تازہ ہیں۔ اخبارات کی فائلوں میں موجود ہیں۔

پہلی جنگ عظیم میں قیصر ولیم نے بلجیم اور دوسرے معاہدہ ملکوں کی سرزمین اس لیے پامال کر دی کہ اس کے مصالح جنگ کا تقاضہ یہی تھا دوسری جنگ عظیم میں ہٹلر نے یہودیوں پر جو مظالم ڈھائے اور توڑے اور جمہوریت پسندوں کے ساتھ جو سلوک کیا، جنگی قیدیوں کو جس طرح تڑپا تڑپا کر مارا اور ہلاک کیا اور ان کے خاک و خون میں غلطاں ہونے کا تماشہ دیکھا۔ مسولینی نے جس طرح اعلان دوستی کے باوجود یورپ کے واحد مسلم ملک البانیہ کو فتح کر لیا اور اس کامرانی پر نازاں رہا۔ طرابلس الغرب کے حریت مآب عربوں پر جو ننگ انسانیت مظالم توڑے، روس نے جس طرح بے وجہ اور بے سبب مفتوح قوموں کی عزت و آبرو اور ثروت دولت لوٹی اور اپنے جنگی قیدیوں کے ساتھ جو لرزہ خیز مظالم روا رکھے۔ حد یہ ہے کہ جاپان کے ہزاروں جنگی قیدیوں کا جو روس نے گرفتار کر لیے تھے آج تک پتہ نہیں چل سکا کہ انہیں زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ جاپان نے دوسری جنگ عظیم سے حاصل شدہ دور کشورکشائی جہاں بانی میں اپنے مفتوحہ ممالک، برما، ملایا، جاوا، سماٹرا بورنیو وغیرہ (یہ علاقہ اب انڈونیشیا کہلاتا ہے) کے ناکردہ گناہوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا ان کے مردوں، عورتوں اور بچوں پر جو بے پناہ مظالم توڑے۔ ان کے نام نہاد جنگی قیدیوں کے ساتھ جو روح فرسا سفاکیاں جائز رکھیں۔ جنگی کیمپوں میں ہندوستانی اور پاکستانی قیدیوں کو جس طرح ہدف ستم بنایا۔ جس درندگی اور بربریت کے ساتھ ان کی متاع حیات اور متاع عصمت و آبرو لوٹی وہ تاریخ کا ایک ناقابل فراموش باب ہے۔ اس طرح امریکہ نے ایٹم بم پھینک کر جس طرح ناگاساکی اور ہیروشیما کو ہموار زمین بنایا اور دوسری جنگ عظیم کو کامیابی کے ساتھ ختم کرنے کا سہرا اپنے سر باندھا اس سے کون ناواقف ہے؟ اس دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکہ، برطانیہ، فرانس اور روس نے جس طرح جرمنی اور کوریا اور چین کے حصے بخرے کیے وہ اس وقت تک فراموش نہیں ہو سکتے۔ جب تک مغربی اور مشرقی جرمنی شمالی اور جنوبی کوریا کمیونسٹ چین اور فارموسا موجود ہیں۔

آج کی دنیا، آج کا یورپ اور آج کی ترقی یافتہ اور مہذب و متمدن اقوام کی زبان پر عظمت انسانیت کے ترانے ہیں۔ اس نے دو جنگوں میں انسانیت کی عظمت کو کس طرح پاؤں تلے روندا۔ یہ تو معلوم ہو گیا آج کے یورپ اور آج کی ترقی یافتہ اور مہذب و متمدن اقوام کی زبان پر عورت کی عظمت کا ترانہ ہے۔ لیکن اس نے اس دور جنگ آزمائی میں مظلوم بے گناہ، تقدس مآب اور با عظمت عورت کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اسے بتلانے کی کیا ضرورت ہے؟

جاپان دلاوروں نے جس طرح اقوام مفتوحہ خواتین کی آبرو ریزی کی۔ اس سے کون ناواقف ہے؟ مسولینی کے مردان جنگی نے حبش میں بدکاری کا ریکارڈ قائم کیا یہاں تک کہ نمائندگان صحافت چیخ اٹھے اس ملک میں بارہ سال سے زیادہ عمر کی لڑکی کیلئے دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ باعصمت ہے۔ جاپان اختتام جنگ کے بعد امریکہ کے قبضہ میں چلا گیا۔ امریکی فوجیں جنرل میکارتھر کی سربراہی میں جاپان پر قابض ہو گئیں۔ مقبوضہ جاپان میں امریکی سپاہیوں نے بدکاری اور آبرو ریزی کے جو شاندار کارنامے انجام دیئے انہیں دیکھ کر جاپانی قوم کی طرح غلام جاپانی میرس تک خاموش نہ رہ سکا۔ وہ فریاد کرنے پر مجبور ہو گیا کہ آج جاپان میں کوئی عورت باعصمت ڈھونڈھنے سے بھی بمشکل دستیاب نہ ہو سکے پھر یہی نہیں فاتح قوم کے عیاش سپاہی جب اپنے اپنے ملک شادمان اور کامران واپس ہوئے تو وہ ان عورتوں کو اپنے ساتھ نہ لے جا سکے جن سے انہوں نے بجبر و اکراہ تعلقات قائم کئے تھے۔ اور ان کے تعلقات کی یادگار کی صورت میں ان کے صلب اور عورتوں کے بطن سے اولادیں بھی پیدا ہو چکی تھیں۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

1947 کے ہولناک دور میں انسانیت نوازی کا ایک واقعہ

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کی ایک نادر — یادداشت

قرآن پاک کی ایک ہدایت ہے کہ جب کوئی تم سے برا برتاؤ کرے اور تمہارے ساتھ برے طریقے سے پیش آئے تو تم اس کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کرو اور خوبصورت طریقے پر اس کی بات کا جواب دو، اگر تم نے ایسا کیا تو جلد ہی دیکھو گے کہ دشمن تمہارا دلی دوست بن جائے گا۔

آگے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے اس کی توفیق صرف ان خوش نصیبوں کو ہوگی جو برداشت کی صفت یعنی اپنے نفس پر قابو رکھتے ہوں گے۔

یہ قرآن مجید کی آیت کا حاصل اور گویا لفظی ترجمہ ہے۔ یقین ہے کہ جس کسی بندے نے اس کی ہدایت پر کبھی عمل کیا ہوگا اس کو ضرور اس نتیجہ کا بھی تجربہ ہوا ہوگا جو قرآن پاک نے بتلایا ہے۔

عاجز راقم سطور کو اعتراف ہے کہ اپنے مزاج کی فطری حدت یعنی تیزی اور نفس پر قابو نہ ہونے کی وجہ سے قرآن مجید کی اس زریں ہدایت و تعلیم پر عمل کی توفیق بہت ہی کم نصیب ہوئی ہے لیکن جب کبھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس پر عمل نصیب ہوگیا تو اسی وقت کھلی آنکھوں وہ نتیجہ دیکھ لیا جس کا وعدہ قرآن پاک کی اس آیت میں کیا گیا ہے، اسی سلسلہ کا اپنا ایک تجربہ میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

اگست ۱۹۴۷ء کا پہلا ہفتہ تھا یاد رہے کہ رمضان المبارک کی ۱۸ تاریخ تھی عاجز راقم سطور کو ۱۲، ۱۵ ساتھیوں کے ساتھ لکھنؤ سے دلی جانا تھا۔

یہاں یہ بات بھی یاد کرلی جائے کہ یہ وقت وہ تھا جبکہ ہندوستان میں ہندو مسلم کشیدگی آخر حد تک پہنچ چکی تھی۔ کلکتہ نواکھالی اور بہار وغیرہ میں بڑے بڑے مہیب فساد ہو چکے تھے اور بس ایک ہفتہ کے بعد ۱۵ اگست کو ملک کی باقاعدہ تقسیم عمل میں آنے والی تھی، اب تو ماشاء اللہ لکھنؤ اور دہلی کے درمیان براہ راست ۳، ۴ ٹرینیں چلتی ہیں اس وقت ایک ٹرین بھی لکھنؤ سے دہلی براہ راست نہیں جاتی تھی۔ کانپور یا مراد آباد تبدیل کرنی پڑتی تھی۔ ہم نے براہ مراد آباد دہرہ دون ایکسپریس سے سفر طے کیا لکھنؤ سے اس کی روانگی کا وقت اس وقت بھی وہی تھا جو آج ہے یعنی تقریباً ۸ بجے شام اپنے سفری تجربہ کی بنا پر مجھے سب سے آگے والے ڈبہ میں جگہ ملنے کی زیادہ امید تھی اس لئے ہم لوگ وہاں کھڑے ہوگئے جہاں اس ڈبے کے پہنچنے کی توقع تھی اور ساتھیوں میں سے چند کو مقرر کردیا کہ ٹرین جیسے ہی آکر رکے وہ مستعدی سے ڈبہ میں گھسنے کی کوشش کریں اور جو جگہ بھی خالی نظر آئے اس کو ساتھیوں کے لئے گھیر لیں اس کی تاکید کردی گئی کہ کسی کو ایذا نہ پہنچے اور جھگڑا نہ ہو۔ ٹرین آگئی جیسا کہ میرا اندازہ تھا اگلے ڈبہ سے مسافروں کی خاصی تعداد اتری اور کافی جگہ خالی ہوئی ہمارے وہ چند ساتھی قرارداد کے مطابق پھرتی سے ڈبے کے اندر پہنچ گئے اور خالی شدہ سیٹوں پر اپنے کپڑے بچھا کر جگہ محفوظ کرلی اور دوسرے ساتھی بھی اندر داخل ہوگئے میں بھی پہنچ گیا۔

ایک سیٹ پر ایک ساتھی نے کپڑا بچھا دیا تھا میں اسی کپڑے پر جا کر بیٹھ گیا، میرے برابر میں ایک اور ساتھی بیٹھ گئے ایک پنڈت جی جو اسی ٹرین میں رسد ہو بہار کے کسی مقام سے آرہے تھے اوپر بیٹھے ہوئے تھے۔ غالباً کسی ضرورت سے نیچے آئے۔ دوبارہ آئے تو زبان سے کوئی بات کہنے کے بجائے انہوں نے انتہائی اشتعال انگیز طریقہ پر ایک ہاتھ سے میرا بازو پورے زور سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے میرے دوسرے ساتھی کا۔ اس جگہ سے ہمیں اٹھانا چاہا انہیں غالباً یہ اندازہ نہیں تھا کہ ہم لوگ اتنی تعداد میں ہیں جیسے ہی انہوں نے یہ حرکت شروع کی میرے بعض ساتھیوں نے بڑھ کر انہیں پکڑ لینے کا ارادہ کیا۔ میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے ڈانٹ کر کہا کہ ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھے اور بالکل خاموش بیٹھے اگر کچھ بات کرنے کی ضرورت ہوگی تو میں خود کرلوں گا اس کے بعد میں نے ان پنڈت جی سے نرمی سے کہا کہ آپ زبان سے فرمائیے کیا بات ہے اور آپ کیا چاہتے ہیں، انہوں نے نہایت غصے کے ساتھ کہا آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہیں یہ میری جگہ ہے میں نے ان سے کہا کہ بھائی یہ بات تو آپ سہولت سے بھی کہہ سکتے تھے آپ نیچے اتر گئے تھے ہمارے ساتھیوں نے یہ جگہ خالی دیکھی تو انہوں نے کپڑا بچھا دیا اور میں آکر یہاں پر بیٹھ گیا اگر آپ سیدھے طریقے سے یہ فرما دیتے کہ یہ جگہ آپ کی ہے آپ یہاں بیٹھے تھے تو یہ آپ ہی کی جگہ ہے آپ یہاں بیٹھ جائیے۔ میں نے یہ کہہ کر وہ جگہ خالی کردی پنڈت جی کے اس رویے پر میرے بعض ساتھیوں کو بھی گرمی آنے لگی۔ تو میں نے ان سے کہا آپ لوگوں میں سے کسی کو بولنے کا حق نہیں جب یہ اس جگہ پر پہلے سے بیٹھے تھے تو انہیں کی جگہ ہے بات ختم ہوگئی اور میں نے پنڈت جی کا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ پر ان کو بٹھا دیا اور ساتھیوں کے ذہن کو دوسری طرف موڑنے کے لئے۔ بہ حیثیت امیر قافلہ سفر کے اصول و آداب اور دعا وغیرہ کے بارے میں کچھ ہدایتیں دینا شروع کردیں۔

ہم سب روزہ دار تھے اور ٹرین کی روانگی کے صرف پانچ سات منٹ کے بعد افطار کا وقت ہونے والا تھا، ایک دوست جو ہم لوگوں کو صرف رخصت کرنے اسٹیشن آئے تھے میں نے ان سے کہا کہ اگر اسٹیشن پر برف مل جائے تو ایک سیر آپ لا دیجئے وہ دوست برف تلاش کرنے کے لئے چلے گئے، ہمارے وہ مہربان پنڈت جی بھی خاموشی کے ساتھ ڈبے سے اترے ہمارے جو دوست برف تلاش کرنے کے لئے گئے تھے وہ ابھی واپس نہ آئے تھے کہ پنڈت جی پانچ سیر برف کہیں سے خرید لائے اور خاموشی کے ساتھ میرے سامنے رکھ دیا۔ میں نے سر اٹھا کر ان کی

باقی صفحہ ۲۶ پر

عُریانی و فحاشی کا سیلاب

تحریر: مولانا قاری محمد نواز فاروقی، ڈیرہ اسماعیل خان

پاکستان جہاں پر لاتعداد مسائل و مشکلات کا شکار ہے تو وہاں آج اس کا سب سے بڑا مسئلہ نوجوان نسل کا بے راہ روی کا شکار ہو جانا ہے، جس کے بنیادی اسباب ذہنی تعلیمی، ثقافتی تربیت کا نہ ہونا ہے۔ ہماری تعلیمی پالیسی پچھلے چالیس سال سے نااہل اور غیر ملکی نظریات سے متاثر لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو کہ جان بوجھ کر نسل کو تباہ کر رہے ہیں اور یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا جا رہا ہے تاکہ پاکستانی قوم اسلامی تشخص سے دور ہو جائے۔

آج کل ملک میں ثقافت کا کچر کے نام پر جو بے ہودہ اور بے حیائی پھیلائی جا رہی ہے اس سے الامان والحفیظ۔ اس بے حیائی کو پھیلانے میں فحش وڈیو فلمیں، ریڈیو، ٹیلی ویژن، ناول، ڈائجسٹ اور بعض اخبارات کے خصوصی ایڈیشن نے جو مرکزی کردار ادا کیا ہے وہ سب پر عیاں ہے جبکہ ملک میں انڈین فلموں کی نمائش پر پابندی ہے لیکن اب برسرعام گلیوں میں، بازاروں میں انڈین وڈیو فلمیں چند روپوں کے عوض ہر جگہ دستیاب ہیں لیکن متعلقہ ادارے اس غیر قانونی کاروبار پر چپ سادھے ہوئے ہیں۔

ان غیر ملکی رسائل اور فلموں کا عذاب کیا کم ہی تھا کہ اب گھر گھر میں ایک خوفناک غیر ملکی ثقافت اور عریانی و فحاشی کی آندھی سی این این کے ذریعہ شروع کر دی گئی ہے اب امریکی ٹیلی ویژن کی نشریات چوبیس گھنٹے پاکستان میں دکھائی جا رہی ہیں۔ یہ نشریات پہلے فقط اسلام آباد تک ہی محدود تھیں لیکن اب ان کا دائرہ ملک کے دوسرے اہم شہروں تک وسیع کر دیا گیا ہے۔ اس ادارہ کی نشریات میں تیسری دنیا کی عوام کو امریکی قدروں سے روشناس کرانا ہے جس کا مقصد یہاں کے لوگوں کی سوچ اور فکر کو امریکی قدروں کے مطابق ڈھالنے کی سازش ہے تاکہ عوام حالات حاضرہ کو امریکی نقطہ نظر سے دیکھیں اور سوچیں۔

سی این این کی نشریات چونکہ براہ راست دکھائی جارہی ہوتی ہیں، جس میں اغواء، جرائم، بے حیائی اور عریانی کے مناظر اور امریکی فیشن کی بھرپور عکاسی کی جاتی ہے۔ مغربی طرز زندگی کی چمک دمک و افکار کو بار بار اس انداز سے پیش کیا جاتا ہے کہ ناظرین متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ امریکی ٹیلی ویژن کے یہ پروگرام ثقافت کے نام پر نوجوان نسل کو تباہی کی جانب لے جا رہے ہیں اور ہماری روحانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کر رہے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق پاکستان ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں پاکستانی عوام کی دلچسپی دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس کی بڑی وجہ اس غیر ملکی نشریاتی ادارے کے مخرب الاخلاق پروگرام ہیں۔

مغربی تہذیب کا یہ کھلا پروپیگنڈہ نشے کی مانند ہے جو آہستہ آہستہ خون میں رستا جاتا ہے اور پھر اس فرد کو اپنا غلام بنا لیتا ہے۔ اگر نشہ ایک فرد کی سوچ کو سلب کرتا ہے تو یہ مخرب الاخلاق پروگرام چند سالوں میں پوری قوم کی قوت فیصلہ کو مفلوج کر کے رکھ دیں گے اسلامی روحانی اقدار کا جو بچا کھچا ورثہ ہمارے ہاں باقی ہے، وہ تنکوں کی طرح اڑ جائے گا۔

تحفظ عصمت، شرم و حیا، بڑوں کی عزت، عورت مردوں میں حجاب اور اسلامی قدروں کی خواہش سب قصہ پارینہ بن جائیں گے۔

ابھی سی این این کی نشریات کو چند ماہ ہی گزرے ہیں، سو پاکستان کے بڑے شہروں میں اس کے اثرات بظاہر ہونے لگے ہیں یہ امر حقیقت ہے کہ اگر یہ مذموم پروپیگنڈہ اور مخرب الاخلاق پروگرام جاری رہے تو وہ دن دور نہیں جب مملکت پاکستان کے پارکوں، مارکیٹوں اور سڑکوں پر اس طرح بے حیائی اور عریانی کے مناظر دیکھنے کو ملیں گے۔

بار بار امریکی نقطہ نظر اور صیہونی پروپیگنڈے کا مشرق وسطیٰ کی تازہ ترین صورت حال پر اثر بھی سب پر عیاں ہے۔ امریکی رسالہ ٹائم نے لکھا ہے کہ سی این این نے کویت پر امریکی حملے کی اس طرح عکاسی کی ہے کہ عرب لیڈروں نے گھبراہٹ میں امریکی شرائط پر امداد حاصل کی ہے۔

پاکستان میں سی این این کی نشریات صیہونی سازش کا ایک حصہ ہے لیکن پاکستان کے عوام و خواص اس سازش سے بے خبر ہیں بعض لوگ اس ادارے کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ نت نئے پروگرام دیکھنے کو ملتے ہیں اور خبروں کا معیار بھی بلند ہے لیکن زہر زہر ہی ہوتا ہے چاہے وہ شہد ہی کیوں نہ ہو۔

خدارا! سی این این کے اس سرطان پر قابو پائیں ورنہ کچھ عرصہ بعد اس کا علاج ممکن نہیں ہوگا۔ اور تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

ہم ارباب حکومت، سیاست دانوں اور علماء سے

باقی صفحہ ۲۶ پر

SJ
شمیم احمد (جیولرز)
SHAMIM AHMED JEWLLERS
سونے کے جدید ترین زیورات کیلئے تشریف لائیں
مینوفیکچرز اینڈ آرڈر سپلائر
دوکان نمبر ۳۲ جیولرز سینٹر راجہ غضنفر علی روڈ صدر کراچی۔ فون نمبر: ۵۲۷۱۰۰

والدین سے سلوک کا انعام وانجام

عجیب وغریب واقعات ومشاہدات

از: پروفیسر ڈاکٹر نور احمد صاحب

والدین کے ساتھ نیک سلوک کے بارے میں اللہ جل شانہٗ نے اپنی سب کتابوں توراۃ انجیل، زبور اور قرآن شریف میں حکم فرمایا ہے۔ تمام انبیاء کرام کو ان کے حقوق کے بارے میں وحی نازل فرمائی اور تاکید فرمائی۔ اپنی رضا کو والدین کی رضا کے ساتھ وابستہ فرمایا اور ان کی ناراضگی پر اپنی ناراضگی مرتب فرمائی۔ (تنبیہ الغافلین)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کے حق میں تفصیلاً ایک ایک چیز سمجھائی جو کتب احادیث میں قیامت تک موجود رہیں گی۔

بطور ڈاکٹر ہم لوگ اپنے سامنے ہر قسم کے لوگ مرتے دیکھتے ہیں بعض اموات ہم سب کے لئے ایک سبق چھوڑ جاتی ہیں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جو لوگ والدین سے نیک سلوک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اس دنیا کے مسائل بھی حل کر دیتے ہیں حتیٰ کہ ایسے موذی مرض سے جن کا ہمارے پاس علاج نہیں اللہ تعالیٰ ان کو شفا دیتے ہیں اور اچھی موت نصیب ہوتی ہے اور جو لوگ اپنے والدین کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں ان کو دنیا ہی میں سزا ملتی ہے اور بری موت مرتے ہیں۔

باری تعالیٰ ہم سب کو اپنے والدین کی قدر دانی کی توفیق عنایت فرمائے چند مشاہدات جو حقیقت پر مبنی ہیں پیش خدمت ہیں۔

ماں کی دعا

۱۔ میں جب فرسٹ پروفیشنل ایم بی بی ایس کا امتحان دے رہا تھا تو بخار چڑھ گیا۔ بخار کے ساتھ اناٹومی کا پرچہ دیا جس میں چھ میں سے ایک سوال بالکل غلط ہو گیا جب گھر واپس آیا تو والدہ صاحبہ نے پرچہ کے متعلق دریافت فرمایا تو میں نے بتایا کہ بخار کی وجہ سے میرا ایک سوال بالکل غلط ہو گیا ہے میری والدہ صاحبہ نے یقین سے فرمایا کہ میں دعا کروں گی غلط سوال بھی انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا جب میرا نتیجہ نکلا تو میں اپنی کلاس میں اول نمبر پہ آیا اور مجھے اول آنے کی وجہ سے تمغہ بھی ملا ماں کی دعا کا اثر ایسا ہوا کہ غلط سوال کے نمبر بھی پورے ملے اور کلاس میں اول پوزیشن رہی۔

۲۔ ایک پروفیسر صاحب کو دل کا دورہ پڑا دورہ اتنا شدید تھا کہ بچنا محال تھا ان کی والدہ ان کے بستر کے قریب بیٹھی یہ دعا کر رہی تھیں جو ہم سب نے سنی: "باری تعالیٰ میں اپنے اس لڑکے سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا"۔

ہم لوگ تو علاج میں مشغول تھے اور وہ بی بی دعاؤں میں مستغرق تھیں۔ جب پروفیسر صاحب کا آخری وقت آیا تو انہوں نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا مسکرائے اور پھر اللہ کو پیارے ہو گئے۔

والدین کی دعا کا اثر

۱۹۶۲ء کا واقعہ ہے کہ میں اسسٹنٹ پروفیسر جیسٹ آفس کی اسامی کے لئے پبلک سروس کمیشن میں پیش ہوا اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور والدین کی دعاؤں کی وجہ سے مغربی پاکستان میں اول نمبر پہ رہا مگر مجھے چند وجوہات کی بناء پر نوکری نہ دی گئی۔ چنانچہ مجھے سعودی عرب جانا پڑا۔ جس کا میرے والدین کو بہت صدمہ ہوا انہوں نے رات دن میری واپسی اور ایسی ہی اسامی پر چناؤ کے لئے دعائیں کیں۔

میرا واپس آنا اور سلیکشن کے لئے چنا جانا ناممکن تھا مگر ان بزرگوں کی دعاؤں کی برکت سے نہ صرف مجھے بچ اکبر کی سعادت نصیب ہوئی بلکہ ایک سال کے اندر ہی اندر مجھے وہی اسامی مل گئی جس کا میں اپنے آپ کو اہل سمجھتا تھا اور میری سنیارٹی میں بھی فرق نہ آیا۔

والدین کی دعا کی وجہ سے مہلک مرض سے نجات

میرے ایک دوست جو کراچی میں بنک آفیسر ہیں چند سال قبل ایک مہلک مرض میں مبتلا ہو گئے ان کو یرقان کے مرض نے اتنا کمزور کر دیا کہ بے ہوش ہو گئے۔ پیٹ میں پانی پڑ گیا اور گردوں نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا اس بنک آفیسر کی نوجوان لڑکیاں تھیں اور والدین کے لئے صرف یہی ایک سہارا تھا۔

بیماری لاعلاج ہو جانے کی وجہ سے انہوں نے مجھے کراچی بلایا کہ اس کا آخری وقت تھا میں یہاں سے کراچی گیا اپنے دوست کو زندگی کے آخری لمحات میں دیکھ کر اور اس کی ذمہ داریاں دیکھ کر بہت ہی صدمہ ہوا۔

میرے جانے سے پہلے ۱۸ آفیسرز صاحبان اس کو دیکھ کر جا چکے تھے اور سب نے بتا دیا کہ یہ مرض لاعلاج ہے میں انیسواں فزیشن تھا میں نے بھی ان کی تشخیص اور علاج سے اتفاق کیا مگر ایک چیز کی کمی پائی وہ یہ کہ سنت کے مطابق علاج نہیں ہو رہا۔

میں نے ان کے والدین کو بٹھا کر سمجھایا کہ اگر ہم علاج صدقہ کر کے دو نفل پڑھ کر دعا پڑھنے کے بعد شروع کریں تو مجھے باری تعالیٰ کی ذات سے یقین ہے کہ اس کو شفا ہو گی اس کے والدین کو یہ بھی بتایا کہ والدہ کی دعا اپنے لڑکے کے لئے بہت اثر رکھتی ہے اور باری تعالیٰ اس دعا کو رد نہیں کرتے۔

انہوں نے سنت طریقہ سے وہی علاج شروع کیا جو پہلے جاری تھا اور باری تعالیٰ سے شفا کے لئے متواتر تین دن تک زیادہ گریہ و زاری کرتے رہے وہاں کے سب لوگ بتاتے ہیں کہ تیسرے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوئی گردوں نے کام شروع کر دیا یرقان اور پیٹ کا پانی غائب ہونا شروع ہو گیا اور ایک ہفتہ کے اندر اندر باری تعالیٰ

نے اسے مکمل شفا دے دی۔

مجھے کراچی سے واپس آئے ہوئے چودہ دن ہوئے تھے میرے اس دوست کا خط ملا جو اس نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور تسلیم کیا تھا کہ والدین کی دعا نے اس کو لاعلاج مرض سے مکمل طور پر شفا نصیب فرمائی۔

سائنسی علم کے مطابق ایسے مرض سے بچنا بالکل ہی ناممکن ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سب کام ممکن ہے ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر۔

والدین کی بد دعا سے بری موت کے مشاہدات

میرے والد صاحب کے ایک دوست کے متعلق مشہور تھا کہ جب اس کی والدہ قریب المرگ تھی تو اس نے اس کے ساتھ بدتمیزی کی اور وہ بے چاری اکیلی پڑی رہی اور اسی میں مرگئی۔

میں اس جستجو میں تھا کہ جو والدین کے ساتھ برا سلوک رکھتا اس کا انجام کیسے ہوتا ہے زندگی کے ایام گذرتے گئے تقریباً اس واقعہ سے تیس سال بعد یہ صاحب جو اپنی والدہ کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتے تھے بیمار ہوئے اور دستوں کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے۔

میرے والد صاحب مجھے ان کے علاج کے لئے لے گئے میں نے دیکھا تو یہ بہت کمزور تھے اور رو رہے تھے میں نے اس کو غذا اتنی تو رونے لگ گئے اور بتایا کہ اس کے تین لڑکے ہیں مگر اس کی پرواہ نہیں کرتے کئی دنوں سے بیمار پڑا ہوں مگر ایک دفعہ بھی ملنے نہیں آئے چنانچہ اسی حالت میں اس کی موت واقع ہو گئی وہ شخص رات کو تنہائی میں انتقال کر گیا صبح کے وقت جب محلہ والوں نے دیکھا تو چیونٹیاں اس کو کاٹ رہی تھیں اور وہ خدا کو پیارا ہو چکا تھا واقعی والدہ سے زیادتی کرنے والے کو اسی دنیا میں سزا مل کر رہتی ہے۔

میرے وارڈ میں ایک نوجوان گردے فیل ہو جانے کی وجہ سے مرا۔ تین دن تک حالت نزع میں رہا اتنی بری موت مرا کہ آج تک ایسی موت میں نے نہیں دیکھی پچھلے ۱۴ سال کے عرصے میں نہیں دیکھی اس کا منہ نیلا ہو جاتا تھا آنکھیں نکل آتی تھیں اور منہ سے دردناک آوازیں نکلتی تھیں۔ جیسے کوئی اس کا گلا دبا رہا ہو۔

مرنے سے ایک دن قبل یہ کیفیت زیادہ ہو گئی آواز اور زیادہ ہو گئی اور وارڈ سے دوسرے مریض بھاگنے شروع ہو گئے۔ چنانچہ اس کو وارڈ سے دور کے ایک کمرے میں منتقل کر دیا گیا تاکہ آواز کم ہو جائے مگر پھر بھی یہ حالت جاری رہی اس کا والد مجھے یہ کہنے کے لئے آیا کہ اس کو زہر کا ٹیکہ لگا دیں تاکہ مر جائے ہم سے ایسی حالت دیکھی نہیں جاتی۔

میں نے اس کے والد صاحب سے پوچھا کہ اس نے کیا خاص غلطی کی ہے؟ اس کا والد فوراً بول اٹھا یہ شخص اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لئے ماں کو مارا کرتا تھا اور میں اس کو بہت روکا کرتا تھا یہ بری موت اس کا نتیجہ ہے۔

میرے ایک دوست اپنی بستی میں رشتہ داروں سے ملنے گیا وہاں ایک واقعہ ہوا تھا جو درج کر رہا ہوں اس بستی میں ایک کسان کے گھر اس کی ماں اور اس کی بیوی کے درمیان ہمیشہ جھگڑا رہتا تھا کئی دفعہ اس کی بیوی ناراض ہو کر چلی گئی بہت منت سماجت سے وہ اس کو واپس لے آتا تھا اس کی بیوی نے یہ شرط آخری بار رکھی کہ تو اپنی ماں کو ختم کر دے تو پھر میں تمہارے گھر آؤں گی اس کسان نے روزانہ کے جھگڑے سے تنگ آ کر آخر کار اپنی ماں کو ختم کرنے کا پروگرام بنایا۔

وہ کسان روزانہ کماد (گنا) کھیت سے کاٹ کر بازار میں بیچا کرتا تھا۔ ایک دن وہ اپنی ماں کو کھیت میں اس بہانے سے لے گیا کہ وہ کماد کا گٹھا اس کے سر پر رکھوا دے گی چنانچہ والدہ کو کھڑا کیا اور کماد کاٹنا شروع کر دیا اور کیم اپنی کلہاڑی سے ماں کو ختم کرنے کے ارادے سے حملہ کیا تو زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لئے کلہاڑی دور جا گری اور اس کی ماں چلاتی ہوئی اپنی جان بچانے کے لئے گاؤں کی طرف بھاگ گئی۔

اسی دوران زمین نے آہستہ آہستہ کسان کو نگلنا شروع کر دیا تو کسان نے چلانا شروع کیا اونچی آواز سے اپنی ماں کو پکارتا اور معافی مانگتا رہا۔ مگر کھیت دور ہونے کی وجہ سے لوگوں تک اس کی آواز بہت دیر کے بعد پہنچی جب لوگ وہاں پہنچے تو چھاتی تک زمین اس کو نگل چکی تھی اور اس کا سانس بھی بند ہو رہا تھا اسی حالت میں آہستہ آہستہ زمین میں دفن ہو گیا لوگوں نے اس کو نکالنے کی بہت کوشش کی مگر زمین نے اس کو نہ چھوڑا اور وہیں مر گیا۔ یہ چند ماہ پہلے کا واقعہ ہے اور تحقیق شدہ ہے۔

مرتے وقت مسلمانوں کا آخری کلام

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صحابی رسول قریب المرگ تھے اور کلمہ ان کی زبان پر نہیں آ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی آپ نے فرمایا تحقیق کریں کوئی اس سے ناراض تو نہیں۔

چنانچہ تحقیق پر معلوم ہوا کہ اس کی والدہ اس سے ناراض ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے والدہ کو ترغیب دی بی بی نے اپنے لڑکے کو معاف کیا تو ان صحابیؓ نے وفات سے پہلے کلمہ پڑھ لیا۔

آج ہم اپنے بارے میں سوچیں کہ کتنے لوگ ہم سے کتنے لوگ ناراض ہوں گے جس کی وجہ سے یہ نعمت ہمیں مرتے وقت نصیب نہیں ہوتی ایک جائزہ کے مطابق میں نے ایک صد مسلمانوں میں سے صرف تین کو آخری وقت کلمہ پڑھتے سنا

ایک ڈاکٹر کے آخری کلمات

آخری وقت میں ریڈرز ڈائجسٹ طلب کر رہا تھا اور اس کی بیگم اس کے قریب کھڑی ہوئی کلمہ کی تلقین کر رہی تھی جب وہ اللہ کو پیارے ہوئے تو میں نے اس کی بیگم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر مرحوم کو ریڈرز ڈائجسٹ پڑھنے کا بہت شوق تھا کیونکہ یہ ان کی محبوب چیز تھی اس لئے مرتے وقت اس کی طلب تھی۔

ایک زمیندار کے آخری کلمات

ایک زمیندار بار بار یہ دریافت کر رہا تھا کہ بھینس کو چارہ ڈالا ہے؟ یہ شکایت جب اس کے

باقی ص۲۵ پر

غیبت، چغلخوری اور عیب جوئی کے مفاسد اور ہلاکت خیزیاں

احادیثِ نبویؐ، صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین کی حکایات کی روشنی میں

قسط ۲

تلخیص و انتخاب :- حافظ خلیل احمد قیصر، کروڑ لعل عیسن

حضرت مولانا عبدالحئی صاحب فرنگی محل لکھنویؒ نے "غیبت کیا ہے" کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں غیبت چغلخوری اور عیب جوئی کے مفاسد اور ہلاکت خیزیاں انتہائی موثر پیرائے میں بیان فرمائی ہیں۔ اور اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور بزرگان دین کی حکایات اور واقعات سے سمجھایا ہے یوں تو بہت سی حکایات ہیں لیکن لازمی ہے کچھ حکایات و واقعات کا خلاصہ اور انتخاب پیش کیا جاتا ہے ہمیں ان حکایات سے عبرت حاصل کرکے کسی کی غیبت، چغلخوری اور عیب جوئی سے بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے۔ (آمین)

پھر بولا میں نے دیکھا کہ چند عورتیں اور مرد لٹکے ہوئے ہیں جب میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو جبرائیلؑ نے کہا هٰؤلاء الهمازون واللمازون۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کو آنکھ سے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور لوگوں کو اس طرح پر تکلیف دیتے تھے

● حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت سعدؓ کوفہ کے عامل مقرر تھے لوگوں نے بہت سے امور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی شکایت کی، ایک شکایت یہ بھی تھی کہ سعدؓ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے ہیں اور حالتِ نماز میں قراءت اچھی طرح نہیں کرتے، حضرت عمرؓ نے یہ شکایت سنی تو سعدؓ کو معزول کر دیا اور حضرت عمرؓ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کر دیا اور ان لوگوں کو کچھ منع نہیں فرمایا، پھر سعدؓ کو بلوایا اور ان سے شکایتوں کا حال پوچھا، اور کہا کہ اے سعدؓ یہ لوگ کہتے ہیں تم نماز خوب نہیں پڑھتے ہو، سعدؓ نے عرض کیا کہ چار رکعت ظہر کی، عصر کی یا عشاء کی پڑھتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتا ہوں اور پچھلی قراءت کم کرتا ہوں اور جس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے میں بھی اسی طرح پڑھتا ہوں، عمرؓ نے فرمایا سعدؓ ہم کو تم سے ایسی ہی امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھو (اس کو بخاری نے باب قرءۃ الامام والماموم میں روایت کیا ہے)

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ لوگوں کا عیب چھڑانے کے واسطے شکایت کرنا درست ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل کوفہ سعدؓ کی شکایت نہ کرتے اور اگر انھوں نے شکایت کی بھی تھی تو حضرت عمرؓ ان کی شکایت نہ سنتے کیونکہ غیبت سننا مثل غیبت کرنے کے ہے حدیث: المستمع شریك المغتابین... غیبت سننے والا گناہ میں غیبت کرنے والے کا شریک ہے۔

● ابو اللحمؓ نے اپنے غلام عمیرؓ کو گوشت بھوننے کا حکم دیا جب وہ چلے گئے تو ایک مسکین آیا اور عمیرؓ نے وہ گوشت بغیر مولیٰ کی اجازت کے اس فقیر کو دے دیا، جب ابو اللحمؓ کو معلوم ہوا تو اپنے غلام کو مارا، اس غلام نے یہ ماجرا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اور اپنے مولیٰ کی شکایت کی اس نیت سے کہ آپؐ اسے نصیحت فرمائیں گے، آپؐ نے اس شخص کو بلوایا اور کہا تم نے عمیر کو کیوں مارا۔ ابو اللحمؓ نے کہا، میری مرضی کے بغیر اس نے گوشت فقیر کو دے دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو اللحم یہ غلام جو صدقہ کرے گا اس کا آدھا ثواب تمہیں ملے گا، لہٰذا اس کے مارنے میں بے باکی نہ کیا کرو اور صدقہ کے باب میں غلام کو نہ مارا کرو۔

اطاعت والدین

حسن بصریؒ کے عہد میں ایک شخص تھا جو ہمیشہ گناہوں میں مبتلا رہتا تھا، اس کی ماں اسے بہت منع کرتی تھی لیکن وہ شخص ماں کا کہنا نہیں مانتا تھا اور اس کی ماں حسن بصریؒ کی خدمت میں آتی تھی اور اپنے فرزند کی شکایت کرتی تھی تاکہ حسن بصریؒ اس کے فرزند کو کچھ نصیحت کریں اور راہ راست کی طرف ہدایت کریں، حسنؒ بھی شکایتوں کو سن سن کے چپ رہتے تھے، یہاں تک کہ جب اس شخص کی موت قریب آئی تو اس کے دل میں دہشت سمائی اس نے اپنی ماں سے کہا کہ حسن بصریؒ کو یہاں بلا کر مجھ کو توبہ سکھا دیں اور خدا سے میری مغفرت کرا دیں، اس شخص کی ماں حسن بصریؒ کے پاس آئی اور اپنے فرزند کی تمنا بیان کی، حسن بصریؒ چونکہ اس شخص سے بہت خفا تھے اس کے پاس نہ گئے۔ جب وہ شخص حسنؒ کے آنے سے مایوس ہوا تو اپنی ماں سے کہنے لگا کہ جب میری روح نکل جائے تو تم میرے گلے میں ایک رسی ڈالنا اور مجھ کو کھینچ کے پھرانا اور میری قبر گھر میں بنانا کیونکہ میں نہایت بد ہوں، میں نے زندگی میں لوگوں کو تکلیف دی، اگر میں قبر میں دفن ہوں گا تو اہل مقابر میری وجہ سے تکلیف پائیں گے، میرے قرب سے گھبرائیں گے۔

آخر روح نے پرواز کی ماں نے وصیت بجالانے کا قصد کیا کہ اچانک غیب سے آواز آئی اے عورت! یہ شخص ولی اللہ ہے حق تعالیٰ اس کے افعال سے آگاہ تھا تو اس کے ساتھ ایسی سختی نہ کر، جب اس کی ماں نے یہ آواز سنی تو رسی کو گلے سے نکال کر حسب وصیت اس کو گھر میں دفن کر دیا، جب تجہیز و تکفین اور تدفین سے فراغت ہوئی تو حسن بصریؒ آئے اور کہنے لگے کہ اے عورت! میں نے ابھی جناب باری کو خواب میں دیکھا ہے، خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اے حسن! تو نے اس شخص کو میری رحمت سے ناامید کیا اور تو اس کے پاس نہ گیا، اور میں نے اس شخص کو بخش دیا اور اس کو جنت میں لے لیا۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جب دریائے رحمت جوش کرتا ہے تو ہر گناہ محو ہو جاتا ہے، حالانکہ وہ شخص نہایت مجرم

تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا اور اس کا سبب یہ ہے کہ اس شخص کو موت کے وقت خوف ہوا اور اس کا بدن دہشت سے لرزنے لگا لہٰذا خدائے تعالیٰ نے بھی اس کے گناہوں سے در گذر کیا، اسی واسطے انسان کو چاہیئے کہ فقط اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اعتماد نہ کرے اس کی مغفرت پر تکیہ نہ کرے بلکہ اس کی قہاریت کو بھی دیکھے اور دل میں نہایت خوف کرے۔

ملک شام سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عامل نے لکھ بھیجا کہ ابو جندل نامی ایک شخص یہاں دائم الخمر ہے، اس نیت سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو نصیحت کردیں، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شکایت سنی ابو جندل کو خط میں نہایت تہدید کی اور یہ آیت لکھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ...

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان بہت پیار کرنے والا ہے (یہ کتاب یعنی) قرآن اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو زبردست ہے، خبردار ہے، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا اور صاحب قدرت ہے، جب ابو جندل نے یہ آیت پڑھی تو اپنے دل میں بہت نادم ہوا اور خمر کے استعمال سے توبہ کی

ممانعت نوحہ

جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے مقتول ہونے کی خبر ملی آپ کو نہایت غم ہوا اور اصحاب اخیار کی شہادت سے نہایت الم ہوا، آپ مسجد میں غمگین بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آکر حضرت جعفرؓ کی عورتوں کا عیب بیان کیا اور بتلایا کہ وہ سب واویلا کرتی ہیں، اس نیت سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منع فرمادیں جب آپ نے یہ شکایت سنی تو اسی شخص سے فرمایا کہ جعفر کی عورتوں کو نوحے سے روکو پھر وہ شخص آیا اور کہنے لگا کہ میرا کہنا عورتیں نہیں مانتی ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ ان کو پھر منع کرو، تیسری مرتبہ پھر وہ شخص آیا اور پھر وہی بات کہی، اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر وہ عورتیں کہنے سے نہیں رکتی ہیں تو ان کے منہوں میں مٹی ڈال دو۔

اس سے معلوم ہوا کہ میت پر نوحہ کرنا بہت منع ہے کیونکہ جس وقت انسان مرگیا ہلاکت میں پڑ گیا اس کو مرنے کے بعد کرنے پر نہایت ندامت اور حسرت ہوئی تو ایسے وقت میں تو وہ کام کرنا چاہیئے جس سے اس میت کو کچھ فائدہ ہو اور رونے سے اس وقت کچھ فائدہ نہیں کیونکہ وہ تو اب زندہ ہو نہیں سکتا بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ رونے سے مردے کو عذاب ہوتا ہے اور نوحہ کرنے میں بے صبری اور انسان کی بے عقلی ظاہر ہوتی ہے اسی واسطے جب کوئی شخص مرجاتا ہے اور لوگ رونا شروع کرتے ہیں تو عزرائیلؑ گھر کے دروازے پر کھڑے ہوکر کہتے ہیں کہ اے لوگو! تم کیوں روتے ہو ہم نے اس پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا، بلکہ جب اس کا وقت معین آیا ہم نے اس کی روح قبض کرلی۔

● ہارون رشید علماء سے نہایت محبت رکھتے تھے اور صلحاء کی ہمنشینی اختیار کرتے تھے، جب ہارون خلیفہ ہوگئے تو سب علماء مبارکباد دینے کے لئے آئے مگر سفیان بن سعید المنذر الثوری نہ آئے تو ہارون نے ایک خط ثوری کو لکھا اور اس میں یہ مضمون درج کیا کہ اے سفیان! میں نے بیت المال کھولا اور سب کو مال دیا اور میں تمہارا بہت مشتاق ہوں فی الفور تم اس طرف کا قصد کرو اور میرے پاس آؤ۔ فقط، ہارون نے یہ خط لکھ کر عباد طالقانی کو دیا اور سفیان کے پاس کوفہ روانہ کیا۔

جب عباد کوفہ پہنچا اور سفیان کی مسجد سامنے آئی تو ابو سفیان نماز پڑھ رہے تھے عباد نے ہارون کا خط سفیان کے سامنے پھینک دیا، جب ابو سفیان نے سلام پھیرا، اس خط کی کچھ عزت نہ کی، ہارون کی سلطنت کی کچھ حقیقت نہ سمجھی، لوگوں سے کہا یہ خط ہارون ظالم کا آیا ہے، میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں گا، اپنے ہاتھ کو اس خط کے چھونے سے خراب نہ کروں گا تم لوگ اس خط کو کھولو اور اس کا مضمون مجھ کو سناؤ، لوگوں نے خط کھولا اور اس کا مضمون ان کو سنایا، سفیان نے کہا، اس کا جواب اسی خط کی پشت پر لکھ دو، لوگوں نے کہا اے سفیان ہارون سلطان ہے اس کے واسطے الگ سے خط لکھنا بہتر ہے۔ سفیان نے کہا اس ظالم کے خط کا جواب اسی کاغذ پر لکھو چنانچہ یہ مضمون اس میں لکھوایا کہ، وہ اے ہارون میں نے رشتہ الفت کو توڑا اور تیری محبت سے منہ موڑا تو نے بیت المال کا مال مصرف میں خرچ نہیں کیا، مال کو ضائع کیا ہے میں ہم اس کی گواہی جناب باری کے سامنے دیں گے اور تیری حقیقت کو کھول دیں گے، اے ہارون! تو نے علماء کی صحبت چھوڑی، ایمان کی لذت غارت کی، سلطنت کو تو نے اختیار کیا وبال عظیم کو اپنی گردن پر لیا، اے ہارون! تو تخت پر بیٹھا ریشمی لباس کا استعمال شروع کیا، ظالم جتنا پسند کیا، بلکہ ظالموں کا امام ہوا، اے ہارون! تیرا کیا حال ہوگا جب اہل حق تیرے دشمن ہونگے، تیری نیکیاں لیں گے اپنی بدیاں تجھ کو دیں گے، اے ہارون! یہ وصیت یاد رکھ اور خدا سے خوف کر، اے ہارون! اب تم مجھ کو خط نہ لکھنا، میری ملاقات کا ہرگز خیال نہ کرنا فقط۔

سفیان نے یہ عبارت ہارون کے خط کی پشت پر لکھوادی اور عباد نے اس خط کو ہارون تک پہنچایا، ہارون کو اس خط کے دیکھنے سے نہایت خوف ہوا اور تادم واپسیں وہ خط ان کے پاس رہا۔

● ابو الدنیا طاؤس نے روایت کیا ہے کہ میں ایک روز حجاج کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے زور سے لبیک کہا حجاج نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس شخص کو حاضر کرو جب وہ شخص آیا حجاج نے پوچھا اے شخص تیرا وطن کہاں ہے، اس نے کہا میرا مسکن یمن معدن ایمان ہے، حجاج نے کہا اے شخص یمن کے حاکم محمد بن یوسف کو جو کہ میرا بھائی ہے تو نے کس حال میں چھوڑا، اس نے کہا محمد بن یوسف مرد جسیم تھا اور ریشمی کپڑوں کی عادت تھی حجاج نے کہا اے شخص! میں محمد بن یوسف کے لباس اور بدن اور صورت کا حال نہیں پوچھتا ہوں، بلکہ اس کی خصلتوں کے بارے میں استفسار کرتا ہوں اس شخص نے بلا خوف صاف صاف کہنا شروع کیا،

اے حجاج محمد بن یوسف کی خصلت یہ تھی کہ مسلمانوں پر نہایت ظلم کرتا تھا، اپنے مولیٰ کی مخالفت کرتا تھا، شیطین کی اطاعت کرتا تھا یہ سن کر حجاج خفا ہوا اور کہنے لگا اے شخص! کیا تو نہیں جانتا کہ میرے نزدیک محمد بن یوسف کا کیا مرتبہ ہے، وہ میرا بھائی ہے تو میرے سامنے کس طرح میرے بھائی کے عیوب بیان کر رہا ہے، اس شخص نے جواب دیا کہ اے حجاج! جتنا مرتبہ تیرے نزدیک تیرے بھائی کا ہے اس سے زیادہ مرتبہ میرا اللہ کے نزدیک ہے کیونکہ میں حاجی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو ہوں، جب یہ بیباکانہ کلام حجاج نے سنا تو چپ ہو رہا۔

باقی آئندہ

قادیانیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے

از: حضرت مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ ولا رسول بعدہ ولا امتہ بعدہ امابعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ واذقال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمدؕ۔ فلما جاءھم بالبینٰت قالوا ھٰذا سحر مبین۔ (سورۃ الصف آیت ۶)

ترجمہ: اور وہ (وقت بھی یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے اعلان کیا کہ اے بنی اسرائیل (یہود) میں تمہاری طرف اللہ کا رسولؑ ہوں اور اپنے سے پہلے نازل شدہ کتاب توراۃ کی تصدیق کرنے والا اور اپنے بعد آنے والے ایک عظیم الشان رسول کی بشارت سنانے والا ہوں جن کا اسم گرامی احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا۔ پس جب وہ رسولؐ معظم ان کے پاس واضح دلائل کے ساتھ تشریف لائے تو کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

○ ناظرین کرام! اس آیت مبارکہ میں حضرت عیسیٰؑ جس عظیم الشان رسولؐ کی خوشخبری دے رہے ہیں وہ ازروئے قرآن وحدیث، سیرت وتاریخ تفاسیر اور بائبل حضرت خاتم الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں چنانچہ اس آیت کا آخری حصہ فلما جاءھم اور اس سے اگلی آیات بھی اس پر واضح دلیل ہیں خود سید المرسلین صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

○ ساخبرکم باول امری دعوۃ ابراھیمؑ وبشارۃ عیسیٰؑ۔ ترجمہ: یعنی میں تمہیں اپنے ابتدائی معاملہ سے مطلع اور آگاہ کرتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا (ربنا وابعث فیھم رسولا، البقرہ ۱۲۹) اور حضرت مسیح کی بشارت (آیت مذکورہ بالا) کا مصداق ہوں۔ مشکوٰۃ ص۵۱۳، تفسیر ابن کثیر ص۳۸۲ ج۴، مسند امام احمدؒ، امام بخاری نے بھی صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں اسی آیت کے تحت اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

○ فرمایا کہ دعوۃ ابراھیم وبشری عیسیٰ۔ تفسیر ابن کثیر ص۳۸۲ ج۴، مستدرک امام حاکم، ابن سعد، کنز العمال۔

○ فرمایا کہ قد بشر بی عیسی بن مریم ان یاتیکم رسول اسمہٗ احمد۔ تفسیر ابن کثیر ص۳۳۱ ج۱، درمنثور ص۹۱ ج۱۔ ترجمہ: بلاشبہ میری بشارت عیسیٰ بن مریمؑ نے دی کہ تمہارے پاس ایک رسولؐ آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

○ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد مطعمؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لی اسماء انا محمدؐ وانا احمد وانا الماحی الذی یمحوا اللّٰہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لانبی بعدہٗ (رواہ البخاری ص۵۰۱ ج۱ والمسلم وغیرھما)

ترجمہ: فرمایا میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی وہ ہستی کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹادے گا۔ میں حاشر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا۔ یعنی میرے بعد قیامت آجائے گی، اور میرے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نیا نبی نہ آئے گا۔ (کما قال بعثت انا والساعۃ کھاتین) اور میں عاقب ہوں یعنی میرے میرے بعد کوئی بھی نبی نہ ہوگا۔

○ فتح الباری شرح بخاری لابن حجر العسقلانیؒ ص۳۱۲ جز۱۴ میں ہے کہ

قیل سمی احمد لانہ ھو اسم علم منقول من الصفۃ۔ وکذالک فی ارشاد الساری للکرمانی ج۷ ص۱۰ ۔ ترجمہ یعنی کہا گیا ہے کہ آپؐ کا نام احمدؐ رکھا گیا کیونکہ یہ اسم علم (ذاتی نام) ہے جو صیغہ صفت سے نکلا ہے

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور انہیں ان کی اولاد دکھائی تو وہ ایک دوسرے کی فضیلت اور برتری ملاحظہ فرمانے لگے تو سب کے آخر میں ایک پیکر نور ہستی دیکھی۔ کہا کہ اے میرے رب یہ کون ہے تو فرمایا یہ تیرا فرزند احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو خلق میں اول اور بعثت میں آخر۔ وہی شفاعت کرنے والا ہوگا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ کنزل اعمال بحوالہ ابن عساکر۔

○ انا دعوۃ ابراھیم وکان آخر من بشربی عیسی ابن مریم۔ (ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامتؓ)

بحوالہ القول المجید از حسن امروہوی قادیانی لاہوری ص۲۰

○ قال ان اللّٰہ اعطانی حظا لم یعط احد قبلی سُمِّیت احمدؐ۔ الحدیث رواہ الحکیم عن ابی بن کعبؓ بحوالہ القول المجید ص۲۶

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ شان دی ہے

جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی ۔ میرا نام احمدؐ رکھا گیا

○ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد و انا احمد ۔ مشکوٰۃ ص۵۱۵ بحوالہ مسلم ۔

ترجمہ: ابو موسیٰؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے اپنی ذات مقدسہ کے کئی نام لیتے تھے۔ فرماتے کہ میں محمدؐ ہوں اور میں احمدؐ ہوں ۔

○ اخرج ابو نعیم وغیرہ عن عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم قال قیل لموسیٰؑ انما مثل کتاب احمد فی الکتب بمنزلۃ وعاء فیہ لبن کلما مخضتہ اخرجت زبدتہ ۔ القول المجید ص۱۲ ترجمہ حافظ ابو نعیم وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن زیاد سے نقل کیا ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ احمدؐ کی مثال دوسری کتب کی بہ نسبت ایک ایسے برتن کی ہے جس میں دودھ ہو جب بھی اسے بلوئے تو اس کا مکھن نکالے گا۔ یعنی جتنا بھی اس میں غور و فکر کیا جائے نت نئے معانی اور اسرار برآمد ہوں گے۔

○ عن کعب ان الحواریین قالوا یا عیسیٰ روح اللہ ھل بعدنا من امۃ قال نعم امۃ احمد حکماء علماء ابرار اتقیاء کانھم من الفقہ انبیاء یرضون من اللہ بالیسیر من الرزق ویرضی اللہ منھم بالیسیر من العمل ص۹۹ ج۴ کشاف تحت ھذہ الآیۃ ۔ القول المجید ص۲۲ از احسن امروہوی مرزائی ۔

ترجمہ کعب احبارؓ سے منقول ہے کہ حواریوں نے حضرت مسیحؑ سے پوچھا کہ اے روح اللہ کیا ہمارے بعد کوئی اور بھی امت ہوگی تو فرمایا ہاں امت احمدؐ ہوگی، وہ بڑے دانا، عالم، نیکوکار، تقویٰ شعار گویا وہ فقاہت میں انبیاء ہیں۔ وہ خدا کے تقسیم کردہ قلیل روزی پر راضی رہیں گے اور اللہ تعالیٰ بھی ان سے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو جائیگا

○ اخرج ابن ابی حاتم عن عمرو بن مرۃ قال خمسۃ سموا قبل ان یکونوا محمد ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمدؐ ویحیی انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی وعیسیٰ مصدقا لکلمۃ من اللہ واسحٰق ویعقوب ۔ فبشرناھا باسحٰق ومن وراء اسحٰق یعقوب وقال الراغبؒ و خص لفظ احمد فیما بشر بہ عیسیٰ تنبیھاً علی امۃ احمد منہ ۔

○ واخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباسؓ لم یکن من الانبیاءؑ من لہ اسمان الا عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم سمی فی القرآن باسماء کثیرۃ منھا محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم الاتقان، للسیوطی ص۱۴۱ ج۲ ۔ مصری ۔

ترجمہ: ابن ابی حاتم عمرو بن مرۃ سے نقل کرتے ہیں کہ پانچ رسولوں کے نام ان کی پیدائش سے پہلے ہی رکھے گئے۔ محمدؐ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمدؐ۔ حضرت یحییٰ ان کے متعلق بھی فرمان الٰہی ہے۔ انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ ۔ یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جسکا نام یحییٰ ہوگا۔ وعیسیٰ مصدقاً بکلمۃ من اللہ یعنی وہ تصدیق کرنے والا خدا کے کلام کی حضرت اسحٰق و یعقوب علیہما السلام، فرمایا فبشرناہ باسحٰق ومن وراء اسحٰق یعقوبؑ ۔

○ مکہ مکرمہ میں ایک یہودی رہا کرتا تھا۔ جس رات سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے فقال یا معشر یہود طلع نجم احمد الذی یولد فی ھذہ اللیلۃ ۔ رواہ البیہقی وابو نعیم القول المجید ص۶۶ ۔

ترجمہ: اے گروہ یہود اس احمدؐ کا ستارہ طلوع ہو چکا ہے جو اس رات میں پیدا ہوگا۔

○ علاوہ ازیں عہد رسالت سے لے کر آج تک تمام صحابہ کرامؓ۔ تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدینؒ فقہائے کرامؒ جملہ محدثین کرامؒ، مفسرین، متکلمین اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین اس بات پر متفق ہیں کہ اسم احمدؐ کا مصداق صرف اور صرف خاتم الانبیاء سید المرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں آپؐ کے سوا کوئی بھی دوسری شخصیت اس کا مصداق نہیں ہے، اور نہ ہو سکتی ہے۔

چند تفاسیر کے حوالجات ملاحظہ فرمائیں۔

○ تفسیر قرطبی میں ہے (یاتی من بعدی اسمہ احمد) واحمد اسم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وھو اسم علم منقول من صفۃ لا من فعل ۔ فمعنی احمد ای احمد الحامدین لربہ والانبیاء صلوات اللہ علیہم کلھم حامدون للہ ونبینا احمد ای اکثرھم حمداً۔ ص۸۳ ج۱۸ ۔

ترجمہ: یعنی احمدؐ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے اور یہ آپؐ کا اسم علم ہے (یعنی ذاتی نام ہے صفاتی نہیں کما قالت المرزائیہ الضالہ) جو کہ صفت حمدیت سے منقول ہے نہ کہ فعل سے۔ پس احمدؐ کا معنی ہے کہ اپنے رب کی تمام تعریف کرنے والوں سے بڑھ کر تعریف کرنے والا۔ تمام انبیاء تو اللہ تعالیٰ کے حامد (تعریف کرنے والے) ہیں مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احمدؐ یعنی سب سے زیادہ تعریف کرنے والے ہیں۔

پھر مفسر جلیلؒ مزید فرماتے ہیں۔

پہلے آپ احمدؐ ہیں پھر محمدؐ۔ گویا پہلے آپؐ

باقی ص۲۵ پر

قادیانیوں کا بائیکاٹ کیجئے

ختم نبوت یوتھ فورس کندھ کوٹ کے صدر شتار احمد مگسی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ قادیانیوں کی فیکٹری شیزان پر پابندی لگائی جائے۔ نیز انہوں نے عوام سے بھی اپیل کی کہ وہ قادیانی فیکٹری کے مشروب اور دیگر مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ انہوں نے قادیانیوں کے بائیکاٹ کی بھی اپیل کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورۂ ساہیوال،

حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ساہیوال کا دورہ کیا انہوں نے بعد نماز عشاء دفتر میں درس قرآن پاک دیا جس میں قادیانیوں کے ارتدادی عقائد و نظریات پر روشنی ڈالی اور عالمی مجلس کی کارگزاری سے عوام کو آگاہ کیا انہوں نے جامع مسجد نادر کی راشدی ماڈل ٹاؤن میں بھی درس قرآن پاک دیا ان کے تشریف لے جانے کے بعد آئندہ جمعہ کو عالمی مجلس کے کارکنوں کا اجلاس ہوا جس میں مرکزی دفتر کے نظم و نسق تبلیغ کے طریقہ کار اور ہفت روزہ ختم نبوت کے مضامین اور ٹائٹل کو بہت سراہا اجلاس میں ایڈووکیٹ جنرل مسٹر مقبول الٰہی نے اس بیان کی تعریف کی جو انہوں نے لاہور ہائیکورٹ میں جسٹس خلیل الرحمٰن کی عدالت میں دیا اس میں کہا گیا تھا کہ مرزائیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی اسلام کے عین مطابق ہے۔ اجلاس میں محمد حفیظ خان، ملک سعید، محمد سرور گجر، محمد اکرم، صاحبزادہ حقانی، ملک نجیب احمد، صوفی محمد رفیق احمد، محمد اسلم بھٹی اور دوسرے کارکنوں نے شرکت کی۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کیا جائے، مولوی فقیر محمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلام اور ملک دشمن قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ پر پابندی لگائی جائے۔ اور امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ پر موثر عملدرآمد کرایا جائے قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر بند کرنے کے لیے قادیانی ترجمان الفضل ماہنامہ خالد، الفضاء اللہ، تحریک جدید، تشحیذ الاذہان کی اشاعت بند کی جائے اس کے علاوہ قادیانی غیر مسلموں کو قرآن پاک کی اشاعت کے لیے محکمہ اوقاف کی طرف سے جاری شدہ اجازت نامہ منسوخ کیا جائے اور قادیانی مذہب پر مشتمل ترجمہ والے قرآن پاک چھاپ کر روس، جاپان اور دوسرے ملکوں کو بھیجنے پر بھی پابندی لگائی جائے، قادیانیوں کو تمام کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کیا جائے، مرتد کی شرعی سزا کا قانون نافذ کیا جائے قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی شکل تبدیل کرائی جائے۔ مسلح افواج میں دوسرے غیر مسلموں کی طرح قادیانی غیر مسلموں کے لیے بھی علیحدہ میس بنائے جائیں، اور قادیانی شیزان جوس اور اس کی دیگر مصنوعات سرکاری اداروں کے لئے بند کی جائیں۔

اخبارِ ختمِ نبوت

سرگودھا میں شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ضلعی ختم نبوت کنونشن

موجودہ حکومت نے قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے، طوفانی

شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ضلعی ختم نبوت کنونشن دفتر ختم نبوت کلاتھ منڈی سرگودھا میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ خانقاہ سراجیہ شریف نے کی کنونشن کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا قاری محمد اکرم مدنی نے تلاوت کی نعت رسول مقبول ﷺ منصور طوفانی نے پڑھی اور عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ سٹیج سیکرٹری جمیل بورانہ نے خطاب کے لئے مولانا اکرم طوفانی کو سٹیج پر بلایا تو ... کے فلک شگاف نعروں نے فلک شگاف نعرے لگا کر ان کا استقبال کیا۔

مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آ کر قادیانی گستاخ رسول کو ملک بھر میں غیر قانونی سرگرمیوں کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ اور یہ گستاخ رسول قادیانی ہر طرح سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کیلئے کوشاں ہیں، مگر حکومت پاکستان مسلسل خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ شبان ختم نبوت کے ضلعی صدر ایم پرویز میر نے کہا ہے کہ راولپنڈی میں ہونے والا دھماکہ قادیانی غنڈوں کی کارروائی کا نتیجہ ہے انہوں نے الزام عائد کیا ہے کہ دنیا میں اس وقت ربوہ اسلام دشمن سرگرمیوں میں پیش پیش ہے۔ اور اسلام اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے کی مہم ربوہ میں قادیانیوں کی بدنام عبادت گاہ بیت الاحمدیہ میں خدام الاحمدیہ کے غنڈے تربیت دیتے ہیں، جس کے بارے میں حکومت کو کئی بار درخواستیں دی گئیں، مگر حکومت امریکہ کے دباؤ کی وجہ سے ان قادیانی غنڈوں کے خلاف کارروائی سے گریزاں ہیں۔ ضلعی سیکرٹری جنرل سجاد وحید نے کہا کہ کچھ لادین عناصر پاکستان کی امن و سلامتی کو داؤ پر لگانے کے لئے ملکی استحکام کی پرواہ کئے بغیر پاکستان میں قادیانیوں کو تحفظ دینے کیلئے شبان ختم نبوت کے کارکنوں کے خلاف جو پروپیگنڈہ کر رہی ہے وہ مرزا قادیانی کی نبوت کی طرح جھوٹا پروپیگنڈہ ہے ان کے باپ دادا اور تمام اہل خاندان جھوٹ کی بنیاد پر اسلام کے خلاف ایک نیا فتنہ کھڑا کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا دسایا نے اپنے تفصیلی خطاب میں قادیانیوں کے عقائد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کا سب سے جھوٹا انسان مرزا غلام قادیانی تھا جس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کو گمراہ کیا ہے۔ اور یہ فتنہ انگریز کا پیدا کردہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیت کے تعاقب کیلئے عالمی مجلس کے کارکن ہر جگہ موجود ہیں اس جھوٹے کذاب

مرزا قادیانی کا انجام دنیا میں بھی آپ نے دیکھ لیا تھا۔ اور آخرت میں بھی اُس کا انجام دنیا سے بدتر ہوگا۔

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ عالمی مجلس پوری دنیا میں لاکھوں روپے کا لٹریچر ان مرزائیوں کے عقائد سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کیلئے ان کی کتابوں سے اقتباسات لے کر شائع کرکے مسلمانوں کو ان کے کفر سے آگاہ کررہی ہے۔

تمام امت مسلمہ کا فرض ہے کہ وہ لادین اور اسلام دشمن قوتوں کے خلاف جہاد کیلئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیں۔ محمد اکرم طاہر ضلعی سیکرٹری اطلاعات شبان ختم نبوت نے کہا کہ آج دنیا میں مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے لئے قادیانیوں نے نئی نئی چالوں کا ریشہ دوانیوں کا آغاز کر رکھا ہے۔ اور دین سے غافل مسلمان ان مرزائیوں کے کہنے میں آکر دین اور اسلام کے خلاف سازشوں میں شریک ہوجاتے ہیں۔ انہوں نے شبان ختم نبوت کے کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں جو پاکستان اور اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہوں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت اور ضلعی انتظامیہ سرگودھا مرزائی نوازی سے باز رہے۔ ورنہ مرزائیوں کے ساتھ ساتھ ان کا بھی گھیراؤ کیا جائیگا۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی دعا سے کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

شبان ختم نبوت کے کنونشن کی قراردادیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ یہ کنونشن حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی انڈر گراؤنڈ کافرانہ سرگرمیوں کو کنٹرول کرے۔

قادیانیوں کے پبلک سکول جو وہ نرسری کے نام پر چلا کر مسلمان بچوں کو گمراہ کررہے ہیں۔ ان کو فی الفور بند کرے۔ کھیلوں اور ثقافت کے نام پر ربوہ اور دیگر شہروں میں جو اجتماعات نوجوان مسلمانوں کی گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔ ان پہ پابندی لگائے۔ ربوہ کے در و دیوار پر جگہ جگہ کلمہ طیبہ لکھ کر مسلسل مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کررہے ہیں۔ قادیانی آرڈیننس پر عملدرآمد کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کو محفوظ کرکے توہین سے بچائے۔ لہٰذا شریعت اسلام کی دعویدار حکومت قادیانیوں کی عبادت گاہ کی شکل مسلمانوں کی مساجد سے علیحدہ شکل بنانے کا آرڈیننس جاری کرکے مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کرے۔ مرتد کی شرعی سزا شریعت بل میں شامل کرکے بلوچستان کے ذکری فرقے کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔

ربوہ کے مکینوں کو حقوق مالکانہ دیکر ربوہ کا نام صدیق آباد رکھے۔ یہ اجتماع اس بات کا سختی سے نوٹس لیتا ہے کہ وزیراعظم پاکستان اسلام کے دعویدار اور ٹھیکیداری کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ کے امتیوں کو کفر سے بچانے کے لئے کوئی اقدامات نہیں کرتے۔ لہٰذا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں تمام کلیدی اسامیوں سے خصوصاً فوج سے تمام قادیانی افسروں کو فوراً برطرف کردیا جائے۔

نیز ملک بھر میں جہاں بھی قادیانی نمبردار دیہات میں ان کی نمبرداری اکثریتی مسلمانوں کو گمراہی کا سبب بنا رہی ہے ان کی نمبرداریاں کینسل کرکے مسلمانوں کو کفر کے پنجے سے آزاد کرایا جائے۔

چک 117 جنوبی میں تعینات سکول ٹیچر قادیانی ہیں! ان کو معطل کیا جائے۔

امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کا دورہ لورالائی اور ژوب بلوچستان

رپورٹ —— مولانا آغا محمد لورالائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے بلوچستان کا مختصر دورہ فرمایا۔ آپ بذریعہ طیارہ ژوب ایئرپورٹ پر اترے جہاں سینکڑوں کی تعداد میں جمعیت علماء اسلام ختم نبوت کے کارکنوں اور آپ کے عقیدت مندوں نے آپ کا استقبال کیا۔ جہاں حضرت اقدس کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا اور بعد ازاں آپ قلعہ سیف اللہ اور رات کو لورالائی تشریف لے گئے شہر سے آٹھ میل کے فاصلے پر سنفی مسجد کے مقام پر آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ کثرت ہجوم کی وجہ سے عوام کو قطاروں میں کھڑا کیا گیا تھا وہاں مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ کے استاد حضرت مولانا گل محمد صاحب نے حضرت اقدس کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ اگلے روز مدرسہ جامعہ نعمانیہ میں شیخ الحدیث اور مہتمم حضرت مولانا عبید اللہ صاحب (عرف گل خان) نے چائے پارٹی کا اہتمام کیا۔ اس کے بعد آپ مقامی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حاجی محمد شریف خواجہ کے مکان پر تشریف فرما ہوئے جہاں حضرت نے دعا فرمائی۔ مدرسہ میں واپسی پر سینکڑوں کی تعداد میں وہاں کے عوام نے حضرت مدظلہ کے دست حق پرست پر اجتماعی بیعت کی۔ بیعت کے بعد جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے اور جلسے کی صدارت فرمائی اس جلسے سے صوبائی وزیر آب پاشی و برقیات حضرت مولانا نیاز محمد صاحب، صوبائی وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ حضرت مولانا عبدالغفور حیدری، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا غیاث الدین، مولانا اللہ داد حمزہ، مدرسہ مدینۃ العلوم کے مہتمم مولانا محمد دین، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا انہوں نے ذکریوں کے مصنوعی حج پر پابندی اور انہیں مرزائیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا آخر میں امیر مدظلہ نے مدرسہ دارالعلوم کے فضلاء کی دستار بندی فرمائی۔ دستار بندی کے بعد لورالائی کے مغرب میں مدرسہ ہذا اور مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا فرمائی۔ آپ لورالائی کے بعد حاجی رمضان شاہ کی دعوت پر خشتی تنگے جہاں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ نماز ظہر کے بعد سنجاوی گئے جہاں جنگل کے مقام پر ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی جس میں آپ نے طلباء کی دستار بندی کی۔ رات کو آپ واپس لورالائی تشریف لے آئے۔ اگلے روز آپ کلی خشکی میں مولانا آغا محمد کی مدرسہ میں حاجی میر جان شیرانی، البعثہ مدرسہ میں مولانا نیر المدنی کی دعوت پر تشریف لے گئے جہاں سینکڑوں افراد بیعت سے مشرف ہوئے۔ آخر میں مولانا محمد دین کے جلسہ دستار بندی میں شرکت کی اور حاجی گل محمد ناصر کے گھر کھانا تناول فرما کر واپس کوئٹہ تشریف لے گئے۔

شبان ختم نبوت سرگودھا کے سالانہ انتخابات

شبان ختم نبوت کا ضلعی کنونشن زیر صدارت امیر مرکزی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی زیر صدارت دفتر لکڑ منڈی میں منعقد ہوا جس میں ۵۰ سو مندوبین نے شرکت کی جس میں ختم نبوت کے سالانہ انتخابات عمل میں لائے گئے جس کے مطابق ضلعی مجلس سرپرست مولانا محمد اکرم طوفانی سرپرست ناصر ساہی، صدر امجد پرویز نائب صدر زبیر احمد، نائب صدر نثار احمد جنرل سیکرٹری سجاد حبیب، سالار شاہین خان سٹی شہر کے لئے سرپرست حاجی محمد اسلم کھچیلا، صدر عبدالرزاق رحیم، نائب صدر صوفی ریاض، جوائنٹ سیکرٹری عبدالحکیم، جنرل سیکرٹری جمیل بھٹی، سیکرٹری اطلاعات محمد اکرم نامر، فنانس سیکرٹری مراد علی منتخب ہوئے

قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری مولوی فقیر محمد نے قادیانی جماعت کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن اور غیر قانونی سرگرمیوں پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف، وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین، وفاقی وزیر اقلیتی امور اور ایم این اے میاں شہباز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت کے ایک رہنما مرزا فرید احمد قادیانی کا حکومت کے اداروں میں بڑھتا ہوا عمل دخل ختم کیا جائے اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کا سال ۹۰۔ ۱۹۹۱ کا سالانہ بجٹ ۸ کروڑ [illegible] لاکھ روپے ہے ۲۷ تا ۲۸ اپریل کو ربوہ میں مجلس مشاورت نے پاس کر کے مرزا طاہر کو لندن بھیجنے کا نوٹس لیا جائے جبکہ گذشتہ سال رواں کا بجٹ ۵ کروڑ دس لاکھ روپے تھا اور قادیانیوں نے معمولی انکم ٹیکس ۳ لاکھ ۲۳ ہزار روپے نیشنل بنک ربوہ میں [illegible] کرایا تھا تحریک جدید وقف جدید خدام [illegible] فنڈ اور دیگر ذیلی تنظیموں کے کروڑوں روپے کے بجٹ الگ ہیں۔ جو جماعت اندرون ملک میں تخریب کاری اور مسلمانوں کو مرتد بنانے پر خرچ کرتی ہے۔

چوہدری نذیر احمد کے مستحسن فیصلہ کا خیر مقدم

[illegible] مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے [illegible] کے لئے بغیر جرمانہ سرچارج ۳۱ دسمبر ۱۹۹۲ء تک مہلت دینے پر صوبائی وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ پنجاب چوہدری نذیر احمد کے مستحسن فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس فیصلے پر جلد عملدرآمد کرایا جائے اس سلسلے میں گذشتہ روز مولوی فقیر محمد کی سرکردگی میں ایک وفد نے صوبائی وزیر ہاؤسنگ چوہدری نذیر احمد سے سرکٹ ہاؤس فیصل آباد میں ملاقات کر کے ایک یادداشت پیش کی تھی جس میں استدعا کی تھی کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا گیا۔ اس کے بعد مولوی فقیر محمد کی تحریک پر ربوہ میں ۵۰ ایکڑ رقبہ پر سرکاری طور پر ایک رہائشی سکیم تعمیر کی گئی جس کے پلاٹ مسلمانوں کی قرعہ اندازی کے ذریعہ الاٹ کئے گئے چونکہ ربوہ میں عمارتی سامان بہت مہنگا ہے اور روزگار کے مواقع نہیں ہیں جس کی وجہ سے مسلمان بروقت مکانات تعمیر نہ کر سکے جس پر صوبائی وزیر چوہدری نذیر احمد نے موقع پر احکامات جاری کر دیئے اس موقع پر ڈائریکٹر ہاؤسنگ چوہدری رشید احمد، صاحبزادہ طارق محمود، رانا محمد انور بھی موجود تھے۔

بقیہ: قادیانیوں کو احمدی کہنا کفر ہے

نے اپنے رب کی تعریف کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو رفعت و شرف سے نوازا۔ اس لئے آپ کا اسم احمد محمدؐ سے مقدم ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کا اسم گرامی احمدؐ ذکر فرمایا ہے اور اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہی اسم گرامی ذکر فرمایا ہے۔ جب کہ ایک دفعہ خداوند قدوس نے ان کو فرمایا کہ یہ تو احمدؐ کی امت ہے تو آپ نے دعا فرمائی اللھم اجعلنی من امۃ احمدؐ۔ یعنی اے اللہ مجھے احمدؐ کی امت میں کر دے تو پہلے احمدؐ کا تذکرہ فرمایا پھر محمدؐ کا کیونکہ تمام لوگوں سے پیشتر آپؐ نے اللہ کی تعریف کی۔ تو جب آپؐ مبعوث ہوئے تو آپ بالفعل (حقیقۃً) محمدؐ ہو گئے۔ اسی طرح جب آپ مقام شفاعت پر اپنے رب کی شان سے تعریف کریں گے تو آپؐ احمدؐ ہو جائیں گے یعنی تمام مخلوقات سے زیادہ تعریف کرنے والے اس کے بعد آپ شفاعت فرمائیں گے۔ تو تمام کائنات آپؐ کی تعریف کرے گی۔ تو پھر آپؐ محمدؐ ہو جائیں یعنی بہت ہی تعریف کئے گئے۔

ایک روایت میں یوں منقول ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا تورات میں میرا نام احید ہے یعنی ہٹانے والا۔ کیونکہ میں اپنی امت کو آگ سے ہٹاتا ہوں۔ اور زبور میں میرا نام ماحی ہے یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے بت پرستی مٹا دے گا اور انجیل میں میرا نام احمدؐ ہے اور قرآن میں میرا نام محمدؐ ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیونکہ میں آسمان و زمین والوں میں سب سے زیادہ قابل تعریف اور ستائش ہوں۔ تفسیر قرطبی ص ۹۴ جلد ۱۸

تفسیر مظہری میں ہے کہ احمد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ذاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔ تمام نبی تو حامد ہیں مگر آپؐ احمد ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا۔ ایسے ہی دوسرے انبیاء تو محمود (قابل تعریف) ہیں مگر آپ محمدؐ یعنی آپ کی تعریف سب سے بڑھ کر اور حیثیت ہوتی رہے گی۔ [illegible] چونکہ باب تفعیل میں مبالغہ اور تکرار و تسلسل کا خاصہ پایا جاتا ہے اس لئے اسم محمدؐ میں بھی مبالغہ اور تسلسل و دوام پایا جائے گا۔ ص ۲۷۱ ج ۹

بقیہ والدین سے سلوک

رشتہ داروں نے مجھے آ کر کی تو میں چونک اٹھا میں نے سمجھ لیا یہ اس کا آخری وقت ہے کیونکہ اس کی ساری عمر جیسی اور جہاں میں گذری اس لئے وہی چیز مرتے وقت اس کے سامنے آئی اور کلمہ جیسی نعمت سے محروم ہو گیا۔

حافظ قرآن کی بیوی کی موت

ہمارے ایک حافظ قرآن کی بیوی کو گردن توڑ بخار ہو گیا اور وہ میرے وارڈ میں داخل ہوئی علاج سے کافی افاقہ ہو رہا تھا ایک دن شام کے وقت مجھے وارڈ کی نرس نے ٹیلی فون پر بتایا کہ وہ [illegible]

اور بچے کلمہ پڑھ رہی ہے میں گھر سے بھاگا جب وارڈ پہنچا تو میرے پہنچنے سے پہلے ہی وہ اللہ کو پیاری ہو چکی تھی یہ مرحومہ دریافت کرنے پر نماز روزہ کی پابند بتائی جاتی تھی اور خود بھی حافظہ تھی ۔

وکیل صاحب کے آخری کلمات

ملتان کے ایک وکیل جو میرے زیر علاج تھے میرے وارڈ میں داخل ہوئے چند ہی دن علاج کے بعد رشتہ داروں نے بتایا کہ ہر وقت شعر کی بات کر رہے ہیں میں جب ان کے قریب گیا تو دائیں کروٹ بدلی اور پوچھا شعر نمبر ۸ کا کیا بنا پھر بائیں کروٹ بدلی اور پوچھا شعر نمبر ۹ کا کیا ہوا؟ تھوڑی دیر بعد یہ صاحب اللہ کو پیارے ہوگئے ۔

مرتے وقت گالیاں دینا

ایک مریض جو میرے وارڈ میں تھا اس کا مرض یکدم شدید ہوگیا۔ میں نے دیکھنے کے بعد نرس کو ٹیکہ لگانے کے لئے کہا جب نرس نے ٹیکہ لگایا تو اس کو بہت گندی گالی دی دوسرا ٹیکہ نرس نے لگانے سے انکار کردیا تو میں نے ٹیکہ لگایا ٹیکہ لگانے کے فوراً بعد اس نے مجھے اور گندی گالی دی اور تھوڑی دیر بعد مرگیا۔

تحقیق پر معلوم ہوا کہ گالی دینا اس کا تکیہ کلام تھا۔ جب کبھی کسی سے مخاطب ہوتا تو گالی دے کر بلایا کرتا تھا عادت کی وجہ سے آخری وقت یہ چیز نصیب ہوئی

ایک نیک آدمی کی موت

ملتان کے ایک مشہور بزرگ زمیندار ۱۹۵۰ء سے دعوت و تبلیغ میں کام کر رہے تھے دنیا کے کئی ممالک جا کر کام کیا جب بھی کوئی دین کا تقاضا پیش ہوتا سب سے پہلے کھڑے ہو کر اعلان کرتے کہ دین کے لئے ساری زندگی حاضر ہے بڑھاپا آجانے کی وجہ سے ان کا دل بیمار ہوگیا اور دل کا شدید دورہ پڑا۔ ہم لوگوں نے علاج اور مکمل آرام کی تلقین کی بستر پر آرام کر رہے تھے کہ یکدم اٹھ بیٹھے کلمہ کا ورد شروع کردیا اپنی بیوی سے کلمہ پڑھنے کو کہا اور بتایا کہ میرے جانے کا وقت ہے آسمان کی طرف دیکھ کر بتا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے استقبال کے لئے کیا کیا انتظام کیا ہے وہ دیکھو کتنے فرشتے گلدستے لے کر میرے انتظار میں کھڑے ہیں کلمہ کا ورد کرتے کرتے اللہ کو پیارے ہوگئے ۔

ایسی موت اللہ تعالیٰ تب نصیب فرماتے ہیں جب اللہ کے دین کے لئے محنت کی ہو جو نبیوں کی محنت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے یہ محنت آپ کی امت نے کرنی ہے جو اس محنت میں لگے رہے ایسی موت مرے کہ لوگ رشک کرتے ہیں۔

مرتے وقت گانے گانا

ایک نوجوان دل کے مرض سے داخل تھا اور میرے زیر علاج تھا جب بھی اس کو دیکھنے گیا ریڈیو اس کے ساتھ رکھا ہوتا تھا اور گانے سننے میں مشغول ہوتا مجھے پتہ تھا کہ یہ لا علاج مرض ہے میں نے قرآن پڑھنے کی ترغیب دی تو اس نے بتایا کہ میں حافظ قرآن ہوں گانے بھی سنتا ہوں اور قرآن بھی پڑھتا ہوں تو میں نے پوچھا کون سا کام زیادہ کرتے ہو تو اس نے کہا گانے کو زیادہ وقت دیتا ہوں جب مرنے لگا تھا تو گانے کی آواز منہ سے آرہی تھی کلمہ کی توفیق نصیب نہ ہوئی ہائے کیسی بدنصیبی ہے کہ اللہ کے کلام کو گانوں سے کم تر جانا تو موت کے وقت کلمہ کی نعمت سے محروم رہا۔

بقیہ : عریانی و فحاشی

کرام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس کھلی برائی کے خلاف آواز اٹھائیں۔ ورنہ ہم سب اللہ اور رسول کے مجرم ہوں گے اور یہ پاکستان کی تخلیق اور تحریک میں لاکھوں شہیدوں کے خون سے بے وفائی ہوگی۔

بقیہ : ۱۹۴۷ء کا ایک واقعہ

طرف دیکھا تو ان کی آنکھوں میں شرافت کی چمک اور ندامت کے آنسو تھے۔ انہوں نے اصرار کیا کہ قبول کرو میں نے کہا کہ سر آنکھوں پر لیکن یہ بہت زیادہ ہے آپ اس کی قیمت لے لیں مگر وہ کسی طرح راضی نہ ہوئے بالآخر میں نے قبول کر لیا۔ اب ٹرین لکھنؤ سے روانہ ہوگئی تو پنڈت جی سے ذرا فاصلے پر اپنے ساتھیوں کے پاس بیٹھ گیا۔

پنڈت جی خود اٹھ کر آئے اور مجھ سے کہا کہ بہت غلطی ہوئی آپ وہاں بیٹھئے جہاں پہلے بیٹھے تھے میں نے ان سے کہا کہ میں آرام سے بیٹھا ہوں آپ بلاتکلف اپنی جگہ بیٹھیں وہ اس پر راضی نہ ہوئے اور کہا کہ اگر آپ وہاں جا کر نہیں بیٹھیں گے تو میں بھی نہیں بیٹھوں گا۔ بالآخر میں اسی جگہ جا کر بیٹھ گیا اس کے بعد جب آفتاب غروب ہوگیا تو ہم لوگوں نے روزہ افطار کیا اور ٹرین ہی میں مغرب کی نماز باجماعت پڑھی۔ پنڈت جی ادب کے ساتھ نماز ختم ہونے تک کھڑے رہے اپنی جگہ پر بیٹھے نہیں۔ سلام پھیرنے کے بعد جب انہیں اس حالت میں دیکھا تو اصرار کر کے بٹھایا پھر بھی وہ اس وقت تک ادب سے بیٹھے رہے جب تک ہم سنتوں اور نفلوں سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد ہم لوگوں نے کھانا کھایا پھر کچھ دیر کے بعد عشاء کا وقت آگیا ہم لوگوں نے جماعت سے عشاء کی نماز اور جماعت ہی سے تراویح بیس رکعت پڑھی اس پورے وقت میں پنڈت جی اسی ادب سے بیٹھے رہے گویا وہ بھی دل سے ہمارے ساتھ نماز میں شریک رہے۔ ڈبہ میں اتنی جگہ نہ تھی کہ ہم میں سے کوئی سو سکے اوپر والی سیٹوں پر ان حضرات کے بستر لگے ہوئے تھے جو پہلے سے ٹرین میں سفر کر رہے تھے ان میں سے ایک بستر پنڈت جی کا بھی تھا۔ ان کے علاوہ جن لوگوں کے بستر تھے سب جا کر لیٹ گئے۔ پنڈت جی نے اوپر کے ایک بستر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ بستر میرا ہے آپ اس پر آرام کرلیں۔ میں نے کہا کہ پنڈت جی یہ ہرگز نہیں ہوسکتا اپنے بستر پر آپ خود آرام کریں گے۔ پنڈت جی نے کہا یا تو اس پر آپ سوئیں گے ورنہ میں بھی نہیں سوؤں گا۔ اور یہ رات بہر حال ٹرین پر رہے گا۔ جب میں نے پنڈت جی کا یہ اصرار دیکھا اور اندازہ کرلیا کہ واقعتاً وہ ایسا ہی کریں گے تو میں نے کہا کہ آپ مجھے اختیار دیدیجئے خواہ میں خود سوؤں یا کسی دوسرے کو سلادوں تو انہوں نے مجھے اختیار دیدیا۔

ہمارے ساتھیوں میں ایک بھائی نصیر الدین تھے جن

کی صحت ایکسیڈنٹ کی وجہ سے بہت خراب ہو گئی تھی گویا ہمیشہ مریض ہی بنے رہتے تھے میں نے خان سے کہا کہ بھائی نصیر تم سو جاؤ پہلے انہوں نے معذرت کی پھر میں نے خان سے کہا کہ اچھا میں امیر قافلہ کی حیثیت سے آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ اس پر سو جائیں چنانچہ وہ بھی سو گئے۔ مراد آباد میں ہی ٹرین تبدیل کرنی تھی رات کے دو بجے کے قریب جب مراد آباد آیا تو ہم لوگوں کو پنڈت جی نے اس طرح رخصت کیا جس طرح وہ اپنے عزیز ترین رشتہ دار یا دوستوں کو رخصت کرتے، میرے دل پر آج تک پنڈت جی کے رویہ کا گہرا اثر ہے۔

قرآن مجید کی جس ہدایت و تعلیم کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے اگر اس پر عمل کرنے کی توفیق قرآن والوں کو ہو جائے تو روز ایسے ہی تجربے ہوں اور دین و دنیا کے کتنے ہی بند دروازے ہمارے لئے کھل جائیں، صحابہ کرامؓ قرآنی علم و فلسفہ میں بہت فائق تھے۔ ان کی خوش نصیبی یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و تربیت نے قرآن مجید کو ان کی زندگی اور ان کا ظاہر و باطن بنا دیا تھا۔

بقیہ : معاشرتی بدحالی

ان ہزار ہا لڑکوں اور لڑکیوں کو چھوڑ دیجئے جن کی مائیں نامعلوم سپاہیوں کے طفیل ماں بننے پر مجبور ہوئیں ان ہزار ہا لڑکوں اور لڑکیوں کو نگاہ کے سامنے رکھیے جو معلوم اور معروف سپاہیوں کی رفیقۂ عشرت بنیں۔ جن کے صلب اور بطن سے باقاعدہ اولادیں پیدا ہوئیں۔ پھر بھی دونوں ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہے۔ فاتح قوم کا وقار بھی ترکی چیز ہے۔ مفتوح قوم کو شکست کی ذلت سے بھی دوچار ہونا چاہیے۔ کیا انسانیت کی عظمت فاتح اور مفتوح کو ایک کر دے گی۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، فاتح فاتح ہے۔ مفتوح مفتوح اور یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی نہیں مل سکتے۔ یہ حال تو ہے آج کا جبکہ غلامی ختم ہو چکی ہے آج اس دنیا کو مہذب اور متمدن ثابت کرنے کے لیے دن رات زور لگایا جا رہا ہے اور آج سے ۱۴ سو برس پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برپا کردہ نظام حیات اور معاشرہ کو بربریت کا دور کہا جا رہا ہے۔ لاکھوں صفحات سیاہ کیے جا رہے ہیں۔ لندن و پیرس کی سڑکوں پر آوارہ گردی کرنے والے نام نہاد دانشور مغربی معاشرہ کو امن اور ترقی کا دور ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں لیکن مذکورہ بالا واقعات پڑھ کر تو ہماری گردنیں شرم سے جھک جانی چاہئیں لہٰذا یہ بالکل واضح ہے کہ مغربی اقوام ایٹمی توانائی اور سائنسی راز معلوم کرنے میں کامیابی پر فخر کر سکتی ہیں لیکن انسان کے اندرونی محرکات کا راز جن کے سبب وہ برائیوں کی طرف راغب ہوتا ہے۔ معلوم کرنے میں ناکام ہی ہیں اور بالآخر برطانیہ کے مشہور پروفیسر آرنلڈ کو یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑی کہ وہ انسان علم تکنیک کا تو دیوتا بن گیا لیکن زندگی کے مسائل سے نمٹنے میں ابھی تک بن مانس کے ارتقائی مرحلہ سے آگے نہیں بڑھ سکا۔"

بقیہ : غیر اسلامی اخلاق

اور جو کوئی خطا یا گناہ کرے پھر وہ اس کی تہمت کسی بے گناہ پر دھرے، اس نے بہتان اور کھلا گناہ (اپنے سر) لادا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے غلام پر تہمت لگائے گا حالانکہ وہ بے گناہ ہو (یعنی اس نے وہ جرم نہیں کیا تھا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس مالک کی پیٹھ پر کوڑے مارے گا۔

بقیہ : حضرت سلمانؓ

خدمت اقدس میں پہنچے آپؐ نے فرمایا سلمانؓ یہ سونا لے جا کر یہودی کو دے دو تاکہ تمہیں اس کی غلامی سے رہائی ملے حضرت سلمانؓ نے تعجب سے عرض کی میرے محبوب آقا یہ تو سونا اس مقدار سے کم معلوم ہوتا ہے۔ سرور عالمؐ نے فرمایا جا کر وزن کراؤ اللہ تعالیٰ برکت دے گا چنانچہ سونا اس یہودی کے ہاں تولا گیا تو پورا چالیس اوقیہ نکلا اور حضرت سلمانؓ یہودی کی غلامی سے آزاد ہو کر خدمت نبوی میں پہنچے پھر حضرت اقدسؐ ہی کی خدمت میں رہے۔ سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بائیس سال حیات رہے اور حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت میں وصال فرمایا۔ آنحضرتؐ کا فرمان اقدس کہ اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تو اس انسان کی نسل سے ایک شخص وہاں پر بھی جا کر حاصل کرتا اس مقدس بشارت کے مصداق حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو قرار دیتے ہیں جو حضرت سلمان فارسیؓ کی نسل سے ہیں۔ بندۂ احقر کا مطالعہ اتنا طویل تو نہیں لیکن ہزاروں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات پڑھ کر مجھے معلوم ہوا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں یہی صحابیؓ یعنی حضرت سلمان فارسیؓ طویل عمر صحابیؓ ہیں جن کی عمر بعض روایتوں میں پونے تین سو سال سے بھی زیادہ بتائی جاتی ہے کسی صاحب قلم کو اس بارے میں کوئی تحقیق ہو تو براہ کرم مطلع فرمائیں ایک ادنیٰ طالب علم از حد مشکور ہو گا۔

بقیہ : جذبۂ جہاد

اسلام کے دشمنوں کو اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لیے بلا رہے ہیں اور خود کو مسلمان کہلوانے والے ملک ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں جو ہمارے لیے شرم کی بات ہے اور غیر مسلم ہمارا مذاق اڑا رہے ہیں۔

اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمارے اندر جذبۂ ایمان اور جذبۂ جہاد ختم ہو چکا ہے، جس کی بدولت ہمارے اسلاف تھوڑے ہی عرصہ میں تمام دنیا میں چھا گئے تھے اور دنیا کے کونے کونے میں امن و سلامتی کا پرچم لہرا دیا تھا۔

اگر آج بھی ہم اپنے ماضی کی طرف لوٹ آئیں اور اپنے جذبۂ ایمانی اور جذبۂ جہاد کو جلا بخشیں تو نصرتِ خدا وندی آج بھی ہمارے ساتھ ہو گی۔

بقیہ : سنہری مرقع

اللہ تعالیٰ غفور الرحیم نے نیکیاں اور ثواب کمانے کے اتنے مواقع فراہم کئے، اس کے باوجود اگر کل کو ہمارا گناہوں والا پلڑا بھاری رہے تو تُف ہے ہماری زندگی پر۔ اللہ تو علی الاعلان پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ

"سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٍ"

(اپنے رب کی رحمت اور مغفرت کی طرف بھاگو) ذرا دیکھئے ہم کہیں اپنے رب کی جنت اور مغفرت سے دور تو نہیں بھاگ رہے!

جنت میں
گھر بنائیے

ارشادِ نبوی ﷺ

"جس نے اللہ کیلئے
مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ
اس کا گھر جنت میں بنائینگے"۔

سب سے اچھی
جگہ مسجدیں ہیں
الحدیث

پرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِنو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل وجان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:- ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۶۷۲ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ